ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

www.tanzeem.org

یکم تا 7 جولائی 2014ء / 3 تا 9 رمضان المبارک 1435ھ

روزہ: ایک ڈھال

’’چونکہ روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نفس خواہش پوری کرتے جانے سے رکنے کی تربیت پائے، اورلذت کی وہ بہت سی صورتیں جواس کے منہ کو لگ چکی ہوں، ایک اعلیٰ مقصد کی لگن میں اس سے چھڑوا دی جائیں۔ اس کے حیوانی قویٰ کو قابو میں لایا جائے اوراس کی شہوانی توانائی کو اعتدال سکھایا جائے۔ نفس کی چاہت کو مادی مطالب سے پھیر کر ایک اعلیٰ و پاکیزہ رخ دیا جائے۔ اس میں وہ سلیقہ پیدا کیا جائے کہ یہ کسی اور جہان کی جستجو کر سکے، جہاں لطف کی کوئی انتہا نہیں، جہاں نعمتوں اور آسائشوں کا کوئی اندازہ نہیں اور جہاں عیش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اور تا کہ یہ ان خوبیوں سے آراستہ ہو سکے جو دائمی زندگی پانے کا ایک مناسب ترین مقدمہ بن سکیں......

چونکہ روزہ سے مقصود یہ ہے کہ نہ تو دنیا کی بھوک پیاس کی اس نفس میں کچھ خاص وقعت رہے اور نہ یہاں کا کھانا پینا ہی کچھ اس کا منتہائے سعی رہے...... اور تا کہ یہ احساس کی وہ صلاحیت بھی پالے جس کی بدولت اس کو اندازہ رہنے لگے کہ ایک بھوکے مفلس کے کلیجے پر کیا گزرتی ہے اور مسکین کے دل کی کیا حالت ہوا کرتی ہے۔ روزہ سے چونکہ مقصود یہ ہے کہ جسم میں شیطان کی بھاگ دوڑ کے لیے راستے تنگ کر دیے جائیں اور کھانے پینے کی راہ سے شیطان کو یہاں جو گزرگاہیں میسر آتی ہیں وہاں اس کا گزر دشوار کر دیا جائے......قوائے جسم کی آزادی ذرا محدود کر کے، اور بدن کا جوش ذرا کم کر کے، روح کو معبود کے راستے میں تحریک دی جائے......

پس یہ متقیوں کے لیے ایک زورآور مہار ہے اور مجاہدوں کے لیے ایک زبردست ڈھال۔ یہ نیکوکاروں کی ریاضت ہے اور اللہ کا قرب پانے والوں کے لیے محنت کا ایک بڑا میدان۔‘‘

حامد کمال الدین

صیام اور بندگی کے معنی

اس شمارے میں

رجوع الی اللہ کی ضرورت

قرآن مجید کا طرزِ استدلال

نبی اکرم ﷺ کی دو بعثتیں

زباں پہ ناز تھا جن کو......

روزہ اور صحت

آپریشن ضربِ عضب

معاشی خوشحالی......مگر کیسے

دورۂ ترجمہ قرآن پروگراموں کی فہرست

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

کلام الٰہی خیر ہی خیر ہے

سورۃ النحل | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات 24 تا 25

وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ‌ؕ قَالُوۡا خَيۡرًا‌ ؕ لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ‌ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ‌ ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِيۡنَۙ ۝ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ‌ ؕ كَذٰلِكَ يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَۙ ۝ الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ‌ ۙ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُۙ ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‏ ۝

آیت ۳۰ ﴿وَقِيۡلَ لِلَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا مَاذَاۤ اَنۡزَلَ رَبُّكُمۡ‌ؕ﴾ ''اور (جب) پوچھا جاتا ہے اہلِ تقویٰ سے کہ یہ کیا نازل کیا ہے تمہارے رب نے؟''

دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اللہ سے ڈرنے والے ہیں' جن کے دلوں میں اخلاقی حس بیدار اور جن کی روحیں زندہ ہیں' جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ محمدؐ رسول اللہ ﷺ جو کلام آپ لوگوں کو سناتے ہیں وہ کیا ہے؟

﴿قَالُوۡا خَيۡرًا‌ ؕ﴾ ''وہ کہتے ہیں بھلائی۔''

یعنی یہ کلام خیر ہی خیر ہے اور ہماری ہی بھلائی کے لیے نازل ہوا ہے۔

﴿لِلَّذِيۡنَ اَحۡسَنُوۡا فِىۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةٌ‌ ؕ وَلَدَارُ الۡاٰخِرَةِ خَيۡرٌ‌ ؕ وَلَنِعۡمَ دَارُ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝۳۰﴾ ''جن لوگوں نے نیکی کی روش اختیار کی ان کے لیے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے' اور آخرت کا گھر تو کہیں بہتر ہے۔ اور کیا ہی اچھا ہے وہ گھر متقیوں کا!''

آیت ۳۱ ﴿جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ لَهُمۡ فِيۡهَا مَا يَشَآءُوۡنَ‌ ؕ﴾ ''باغات ہمیشہ رہنے والے جن میں وہ داخل ہوں گے' ان کے دامن میں ندیاں بہتی ہوں گی' ان کے لیے وہاں ہر وہ شے ہو گی جو وہ چاہیں گے۔''

﴿كَذٰلِكَ يَجۡزِى اللّٰهُ الۡمُتَّقِيۡنَ ۝۳۱﴾ ''اسی طرح اللہ بدلہ دے گا اپنے متقی بندوں کو۔''

آیت ۳۲ ﴿الَّذِيۡنَ تَتَوَفّٰٮهُمُ الۡمَلٰۤـئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ‌ ۙ﴾ ''ان (کی روحوں) کو فرشتے قبض کرتے ہیں درآنحالیکہ وہ پاک ہوتے ہیں''

جن کی روحیں پاکیزہ اور جن کی زندگیاں تقویٰ کی آئینہ دار ہوتی ہیں' جب اُن کے پاس موت کے فرشتے آتے ہیں تو:

﴿يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ ادۡخُلُوا الۡجَـنَّةَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ‏ ۝۳۲﴾ ''کہتے ہیں سلام ہو آپ پر' داخل ہو جایئے جنت میں اپنے اعمال کے بدلے میں۔''

فرمان نبویؐ

سنت نماز کی اہمیت

عَنۡ اُمِّ حَبِيۡبَةَ رضی اللہ عنہا زَوۡجِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهَا قَالَتۡ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوۡلُ: ((مَا مِنۡ عَبۡدٍ مُسۡلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوۡمٍ ثِنۡتَيۡ عَشۡرَةَ رَكۡعَةً تَطَوُّعًا غَيۡرَ فَرِيۡضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيۡتًا فِي الۡجَنَّةِ اَوۡ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيۡتٌ فِي الۡجَنَّةِ)) (رواہ مسلم)

حضرت اُم المومنین اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو مسلمان اللہ کے لیے دن رات میں بارہ رکعتیں نفلی نماز ادا کرے گا، فرض نماز کے علاوہ، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں یا اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

تشریح: ایک دوسرے فرمان میں یوں بھی فرمایا کہ اس کے فرائض کی ادائی میں جو کوتاہی رہ جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان نفلی نمازوں کے ذریعہ اس کی تلافی کر دیں گے۔ یہ وہ بارہ رکعات ہے جو آنحضور ﷺ مستقلاً ادا کرتے رہے ہیں، یعنی دو رکعت فجر کے ساتھ، چھ رکعت ظہر کے ساتھ، دو رکعت مغرب اور دو رکعت عشاء کے ساتھ۔

ادار یہ
مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجوع الی اللہ کی ضرورت

ایک طرف انقلابیت اپنے جوبن پر ہے۔ ہر آن اس کا نیا انداز، نیا رنگ سامنے آ رہا ہے۔ یہاں تک کہ جہاز میں بیٹھے بیٹھے انقلاب یوں سامنے آیا کہ قائد انقلاب نے کور کمانڈر لاہور کو طلب فرمایا اور کسی بھی حکومتی نمائندے کے منہ لگنے سے انکار کر دیا، لیکن بالآخر پنجاب کے گورنر جو وفاق کے نمائندے ہیں ان کی انگلی پکڑ کر خراماں خراماں جہاز سے باہر تشریف لے آئے اور ذاتی بلٹ پروف گاڑی اور ذاتی گارڈز کی فراہمی پر انقلاب اختتام کو پہنچا۔ اور دوسری طرف خوف، سراسیمگی اور گھبراہٹ ہے، اور محسوس ہوتا ہے کہ ہر آہٹ پر ہڑبڑا کر اٹھ جاتے ہیں اور بے اختیار چیخنے چلانے لگتے ہیں: بچاؤ بچاؤ، ہمارا اقتدار بچاؤ، خدا کے لیے ہمارا اقتدار بچالو۔ لہٰذا گڈ گورننس کا عالم یہ ہے کہ کبھی لاہور میں فریق مخالف کے گھر کے باہر رکاوٹیں ختم کرنے کے لیے عمارت کے اندر گھس کر گولیاں چلاتے ہیں اور اس جہاد میں کم از کم بارہ افراد کو تہ تیغ کر دیا جاتا ہے، درجنوں کو زخمی کر دیتے ہیں اور کبھی اسلام آباد میں پولیس کو گڈ گورننس حکم دیتی ہے کہ تم نے قائد انقلاب کے انقلابیوں کے ہاتھوں شہید ہو جانا ہے، لیکن اپنے ہاتھ باندھے رکھنے ہیں اور کوئی جوابی کارروائی نہیں کرنی۔ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انقلابیوں نے حکومتی رٹ کی وہ پٹائی کی کہ پاکستان کی تاریخ میں شاید ہی کبھی پولیس اتنی مظلوم اور بے بس نظر آئی ہو۔ گویا اپنے اقتدار کے تحفظ کے لیے پہلے مار دینے کا حکم دیا گیا اور پھر مر جانے کا فرمان صادر کیا گیا۔

یہ سب کچھ کیا ہے؟ غور سے ملاحظہ فرمائیے، آپ کو ایک شے مشترک نظر آئے گی اور وہ ہے ذاتی اقتدار اور جاہ پسندی۔ جو اس وقت مقتدر ہیں وہ اس خوف سے دیوانے ہو رہے ہیں کہ کہیں اقتدار چھوٹ نہ جائے، کہیں جاتا نہ رہے۔ تاریخ سے نابلد یہ لوگ اقتدار کے دوام کے لیے مرے جا رہے ہیں۔ لیکن جن کے پاس اقتدار نہیں ہے البتہ ہزاروں مرید اور جاں نثار ہیں وہ اس اقتدار کے عشق میں اس کی جدائی اور فراق میں مجنوں اور فرہاد کی یاد تازہ کر رہے ہیں بلکہ انہیں بھی مات دیتے نظر آتے ہیں اور وصالِ یار کے لیے ہرچہ بادا باد کا نعرہ لگا کر میدان میں اترے ہوئے ہیں۔ ہاتھیوں کی اس جنگ میں مسلے جا رہے ہیں یا غریب کارکن جن کے ساتھ شہید کا لاحقہ لگا کر ان کے گھر والوں کو لولی پاپ دے دیا جاتا ہے اور ساری زندگی رونے دھونے کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے یا قلیل تنخواہ پانے والا وہ سپاہی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے جس نے اہل خانہ کا زیور بیچ کر اہل اقتدار سے یہ نوکری خریدی تھی۔ اور حکومت کے پاس یہ دلیل ہوتی ہے کہ سہاگن جب بیوہ ہو جائے گی تو زیور کی کیا ضرورت باقی رہتی ہے۔ البتہ حکومت کی طرف سے اعلان بہت ہوتے ہیں اور اکثر یتیم بچے ان اعلانات پر عمل درآمد کے لیے دربدر ہوتے رہتے ہیں۔ شاید ہی کوئی خوش نصیب ان اعلانات کی عملی شکل دیکھ پاتا ہو۔

ادھر شمالی افغانستان میں عضب کے نام پر غضب ڈھایا جا رہا ہے۔ دہشت گردوں کے خاتمے کی نوید سنائی جا رہی ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جہاں فوجی لوہا زیب تن کر کے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں میں فاصلے طے کر رہے ہیں، جہاں میڈیا کا دور دور تک نام و نشان نہیں، وہاں مرنے والے

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
کیم تا 7 جولائی 2014ء جلد 23
3 تا 9 رمضان المبارک 1435ھ شمارہ 26
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
نائب مدیر: محبوب الحق عاجز
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور-54000
فون: 36366638-36316638 فیکس: 36313131
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے ماڈل ٹاؤن لاہور-54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرون ملک ...... 450 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا ---------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

دہشت گردوں کی تعداد آئی ایس پی آر کو کون سے فرشتے بتاتے ہیں اور اگر صرف دہشت گرد ہی مر رہے ہیں تو یہ لاکھوں پناہ گزین جن میں عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کی تعداد بہت زیادہ ہے کیا وہ محض سیر و تفریح کے لیے یا حکومتی مہمان نوازی کا مزا چکھنے کے لیے بنوں میں اور دوسرے کیمپوں میں جمع ہو رہے ہیں۔

مذہبی رہنماؤں کا حال یہ ہے کہ ہمارے ایک بہت بڑے اور شاید سب سے بڑے مذہبی سیاسی رہنما ایک سال تک حکومت پر سخت تنقید کرتے ہیں۔ حکومت نے جب طالبان سے مذاکرات شروع کیے تو حکومت اور مذاکراتی کمیٹیوں کا تمسخر اڑاتے رہے لیکن جب انہیں دو وزارتیں پیش کی جاتی ہیں تو خاموشی سے حکومت کا حصہ بن جاتے ہیں۔ ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بگاڑ ہر سطح پر اس درجہ کو پہنچ چکا ہے کہ قارئین اگر آنکھوں سے ہاتھ اٹھا کر تاریخ کی ورق گردانی کریں اور پھر یہی ہاتھ دل پر رکھ کر بتائیں کہ انسانی تاریخ میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ کوئی قوم اخلاقی سطح پر تباہ و برباد ہو چکی ہو، معاشی حوالہ سے بددیانتی اور بدعنوانی کی تمام حدیں پار کر چکی ہو، سیاسی لحاظ سے بے لنگر جہاز بن چکی ہو، معاشرتی سطح پر اپنی اقدار سے دور ہو کر غیر فطری طرزِ زندگی اپنا چکی ہو، اس کے باوجود وہ اپنی برائیوں اور کوتاہیوں پر اصرار کرے اور رجوع کرنے اور تائب ہونے پر تیار نہ ہو، پھر بھی وہ کسی بڑے حادثہ سے دوچار ہوئے بغیر سدھر جائے اور راہِ مستقیم پر آ جائے اور سب اچھا ہو جائے۔ تاریخ کی گواہی یہ ہے کہ آج تک ایسا ہوا نہیں۔ کل کی اللہ جانتا ہے بندوں کا کام زمینی حقائق دیکھنا اور اس کے مطابق نتائج اخذ کرنے کی کوشش کرنا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس پس منظر کے ساتھ قومی اور اجتماعی سطح پر سزا سے بچ نکلنا عقلی سطح پر ممکن نظر نہیں آتا۔

حقیقت یہ ہے کہ رسالت و نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ لہٰذا کوئی ایسا عذاب جس سے قوم کی جڑ ہی کٹ جائے وہ قرآن پاک کے قائم کردہ اصولوں کے مطابق درست معلوم نہیں ہوتا۔ ایسا استیصالی عذاب صرف ان قوموں پر آیا ہے جنہیں براہِ راست رسولوں کی رہنمائی ملی اور انہوں نے رسولوں کو جھٹلا دیا۔ البتہ دوسری بگاڑ کی انتہا کو پہنچی ہوئی اقوام کی وسیع سطح پر تباہی و بربادی کی تاریخ سے شہادت ملتی ہے۔ ہم پاکستان کی فضاؤں پر گہرے سرخ بادل چھائے ہوئے دیکھ رہے ہیں، جن سے خون برس سکتا ہے۔ یہ صورت حال سیاسی، مذہبی، عسکری قیادتوں کی بداعمالیوں سے اور عوام کے تغافل اور بے نیازی سے پیدا ہوئی ہے۔ اس تباہی و بربادی سے صرف قوم یونس کی سنت کو اپنا کر یعنی اللہ کے حضور سچے دل سے تائب ہو کر بچا جا سکتا ہے۔ اللہ رب العزت تواب ہے اور بڑا رحیم و کریم ہے۔ اگر ہم اپنا رخ تبدیل کرنے کا طے کر لیں اور گڑگڑا کر سچی توبہ کریں تو اب بھی اس بڑی تباہی و بربادی سے بچا جا سکتا ہے۔ ہم پاکستان کی سلامتی کے حوالے سے امریکہ، یورپ، بھارت اور اسرائیل کو برا بھلا کہتے رہتے ہیں۔ وہ یقیناً امت مسلمہ اور پاکستان کے دشمن ہیں لیکن ہم اس بات کو کیوں نہیں سمجھتے کہ اللہ کے دین کی ترجمان امت جب اپنا فرضِ منصبی ادا نہیں کرتی، جب وہ اللہ کے دشمنوں کا دم بھرنے لگتی ہے، جب ان سے دوستیاں بنانے لگتی ہے تو اللہ انہیں پٹواتا ہے اپنے دشمن سے اور خود ان کے دشمن سے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اگر یہاں کوئی غیر معمولی اور ہنگامی حالات پیدا ہو بھی جائیں تو ان کی کوکھ سے بالآخر ایک اسلامی فلاحی ریاست جنم لے جو قرآن و سنت کی بالادستی قائم کرے، جہاں ریاست اور فرد کی سطح پر ہر قدم اٹھانے سے پہلے دیکھا جائے کہ اس ضمن میں اللہ اور رسول ﷺ کا حکم کیا ہے، تمام مسالک اور فرقوں سے بالاتر ہو کر۔ ایسی صورت میں یہ خسارے کا سودا نہ ہوگا۔ یہی راستہ دُنیوی خوشحالی کا ہے اور یہی آخرت کی فوز و فلاح کا راستہ ہے۔ باقی سب راستے دنیوی تباہی و بربادی کی طرف جاتے ہیں۔ باقی سب راستے جہنم اور اس کی خوفناک وادیوں کی طرف جاتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت دے، ہماری رہنمائی فرما۔ آمین یا رب العالمین!

بیابہ مجلس اسرار

قرآن مجید کا طرزِ استدلال

قرآن کے طالب علم کو جاننا چاہیے کہ قرآن کا اسلوبِ استدلال منطقی نہیں، فطری ہے۔ انسان جس فلسفے سے واقف ہے اس کی بنیاد منطق ہے۔ چنانچہ ہمارے فلاسفہ اور متکلمین استخراجی منطق سے اعتناء کرتے رہے ہیں، جبکہ قرآن مجید نے اسے سرے سے اختیار نہیں کیا۔ وقتی تقاضے کے تحت ہمارے متکلمین نے اسے اختیار کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے کوئی زیادہ فائدہ نہیں پہنچ پایا۔ ایمانی حقائق کو جب استخراجی منطق کے ذریعے سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تو یقین کم اور شک زیادہ پیدا ہوا۔ اس ضمن میں کانٹ کی بات حرفِ آخر کا درجہ رکھتی ہے، لہٰذا علامہ اقبال نے بھی اپنے خطبات کا آغاز اسی حوالے سے کیا ہے۔ کانٹ نے حتمی طور پر ثابت کر دیا کہ کسی منطقی دلیل سے خدا کا وجود ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ منطق میں اللہ کی ہستی کے اثبات کے لیے ایک دلیل لائیں گے تو منطق کی دوسری دلیل اسے کاٹ دے گی۔ جیسے لوہا لوہے کو کاٹتا ہے اسی طرح منطق، منطق کو کاٹ دے گی۔ قرآن نے اگرچہ کہیں کہیں منطق کو استعمال تو کیا ہے لیکن وہ بھی منطقی اصطلاحات میں نہیں۔ قرآن مجید کا اسلوبِ استدلال فطری ہے اور اس کا انداز خطابی ہے۔ جیسے ایک خطیب جب خطبہ دیتا ہے تو جہاں وہ عقلی دلائل دیتا ہے وہاں جذبات سے بھی اپیل کرتا ہے۔ اس سے اس کے خطبے میں گہرائی و گیرائی پیدا ہوتی ہے۔ ایک لیکچر میں زیادہ تر دار و مدار منطق پر ہوتا ہے۔ یعنی ایسی دلیل جو عقل کو قائل کر سکے۔ لیکن شعلہ بیان خطیب انسان کے جذبات کو اپیل کرتا ہے۔ اس کو خطابی دلیل کہا جاتا ہے۔ یہی خطابی انداز اور استدلال قرآن نے استعمال کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی دو بعثتیں

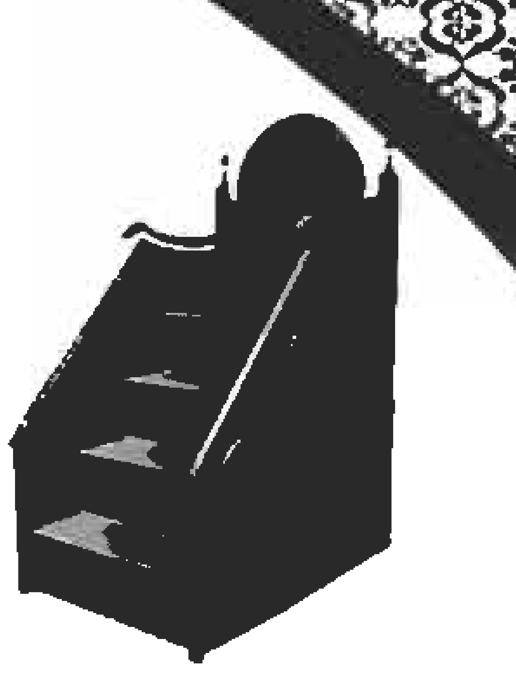

سورۃ الجمعہ کی آیات 2 تا 4 کا مطالعہ

مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 20 جون 2014ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

حضرات! ہم سورۃ الجمعہ کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ اس کی ابتدائی دو آیات کا مطالعہ ہم مکمل کر چکے ہیں۔ دوسری آیت میں دراصل آپؐ کے وظائف چہارگانہ کا بیان ہے یعنی: تلاوت آیات، تزکیہ، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت۔ فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝﴾

’’وہی تو ہے جس نے امیوں میں ان ہی میں سے (محمد ﷺ کو) پیغمبر (بنا کر) بھیجا، جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (اللہ کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں۔ اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔‘‘

متذکرہ وظائف سے اُس پراسس کا پتہ چلتا ہے جس کے ذریعے نبی کریم ﷺ نے ایک عظیم الشان انقلابی جماعت تیار کی۔ وہ مشرکین مکہ جو امی تھے، جن کے ہاں پڑھنے لکھنے کا کوئی رواج نہ تھا، اڑھائی ہزار سال تک جن تک نبوت و رسالت کے انوار نہیں پہنچے تھے اور کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے، جنہیں قرآن ’’قوماً لدا‘‘ کہتا ہے، آپؐ نے انہیں دنیا کا امام بنا دیا۔ آپؐ نے اُن کے اندر وہ اوصاف و کمالات پیدا کیے کہ وہ دنیا کے رہنما، حق کے پاسدار اور نظام عدل کے علمبردار بن گئے۔ آپؐ نے ان کی تربیت کی اور ان کے ذریعے دنیا کو ایک عظیم الشان تہذیب عطا کی۔ دنیا میں فاتحین تو اور بھی بہت سے گزرے ہیں۔ چنگیز خان بھی فاتح تھا۔ اُس نے بھی دنیا کو فتح کیا، لیکن آج اس کے دنیا پر کوئی اثرات نہیں۔ اس لیے کہ اس نے کوئی تہذیب نہیں چھوڑی۔ لیکن محمد رسول اللہ ﷺ نے ایک عظیم الشان تہذیب چھوڑی ہے۔ پیغمبر آخر الزمان ﷺ نے دنیا کو ایک عادلانہ نظام زندگی عطا کیا، اعلیٰ اقدار سے روشناس کرایا۔ آج دنیا میں حق و باطل کا جو معرکہ برپا ہے، اُس میں شیطانی قوتوں کی لڑائی اسی عظیم الشان اعلیٰ و ارفع اسلامی تہذیب کے علمبرداروں سے ہے۔

بہرکیف نبی امیؐ نے تلاوت آیات، تزکیہ، تعلیم کتاب اور تعلیم حکمت کے متذکرہ چار کام کیے، تب وہ عظیم انقلابی جماعت پیدا ہوئی جسے قرآن نے حزب اللہ کہا ہے، جن میں سے ایک سینکڑوں کفار پر بھاری تھا۔

اس آیت میں افراد کی سیرت و کردار کی تعمیر کے

مرتب: ابو اکرام

ضمن میں مذکور نبی اکرم ﷺ کا طریق کار اور وظائف چہارگانہ دراصل آپؐ کی چار شانیں ہیں، جن کا بڑا گہرا ربط ہے ان چار اسماء حسنیٰ کے ساتھ ہے جو پہلی آیت میں آئے ہیں۔ اللہ ’’الملک‘‘ یعنی بادشاہ ارض و سماوات ہے۔ چنانچہ اس کی آیات پڑھ کر سنائی جا رہی ہیں‘ جیسے کوئی منادی کرنے والا شہنشاہ کے فرامین (proclamations) لوگوں کو سنا رہا ہو۔ گویا ﴿یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ﴾ عکس ہے اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی ’’اَلْمَلِكُ‘‘ کا۔ دوسری شان اللہ کی یہ بیان ہوئی ہے کہ وہ ’’اَلْقُدُّوْسُ‘‘ ہے‘ یعنی انتہائی پاک۔ اللہ تعالیٰ کی شان قدوسیت کا بڑا گہرا تعلق نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بیان کردہ دوسری اصطلاح ﴿وَیُزَكِّیْهِمْ﴾ یعنی عمل تزکیہ کے ساتھ ہے --- اسی طرح ﴿وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ﴾ (وہ تعلیم دیتا ہے انہیں کتاب یعنی احکام شریعت کی) میں اللہ تعالیٰ کی شان ’’العزیز‘‘ کا عکس جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔ وہ زبردست ہے‘ مختار مطلق ہے‘ وہ جو چاہے حکم دے۔ بندوں کا کام ہے اس کے احکام کی بے چون و چرا اطاعت! سورۃ التغابن میں یہ مضمون آ چکا ہے: ﴿وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا﴾ ’’سنو اور اطاعت کرو‘‘۔ سورۃ البقرہ میں سود کے بارے میں فرمایا: ﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ کان کھول کر سن لو! اللہ نے سود حرام کیا ہے اور بیع کو حلال ٹھہرایا ہے‘ تم کون ہوتے ہو اُس پر اعتراض کرنے والے؟ یہ ہے ’’العزیز‘‘ کا مفہوم۔ یعنی ایک ایسی ہستی جس کے اختیارات پر کوئی تحدید نہ ہو‘ کوئی limitations نہ ہوں‘ کوئی checks and balances نہ ہوں‘ مختار مطلق! --- اور آخری اور چوتھا لفظ جو اللہ کی شان میں آیا ہے وہ ’’الحکیم‘‘ ہے۔ اس کا ربط و تعلق گویا از خود ظاہر ہے نبی اکرم ﷺ کے فرائض چہارگانہ میں سے چوتھے کے ساتھ ہے جو درحقیقت نبی اکرم ﷺ کے اساسی منہاج کا نقطۂ عروج ہے‘ یعنی تعلیم حکمت! غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی دعا میں تلاوت آیات کے فوراً بعد تعلیم کتاب و حکمت کا ذکر آیا ہے‘ تزکیہ کا ذکر آخر میں آیا ہے۔ قرآن میں باقی تینوں جگہوں پر پہلے تلاوت آیات‘ تزکیہ اور آخر میں

کتاب وحکمت کی تعلیم کا ذکر کیا گیا ہے۔ اب فرق کیا ہے؟ اس سے لطیف فرق یہ معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عہد میں اعلیٰ قدر تزکیہ تھی اب یہ حکمت ہے۔ کیونکہ تین جگہ اللہ تعالیٰ نے حکمت کا ذکر آخر میں فرمایا ہے۔ بہرکیف اللہ تعالیٰ ''الحکیم'' ذات ہے۔ اور دین کے احکام میں جو حکمت ہے، اور انسان حکمت کے لیول پر جہاں تک جا سکتا ہے، اس کی تعلیم دے رہے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ۔ یہ پہلی اور دوسری آیت کے درمیان خوبصورت ربط ہے۔

تیسری آیت ہے:

﴿وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ۭ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝﴾

''اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی (ان کو بھیجا ہے) جو ابھی ان (مسلمانوں سے) نہیں ملے۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے۔''

یہاں اشارہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت صرف اہل عرب کے لیے نہیں تھی۔ آپ ؐ کی اولین بعثت تو امیین کی طرف تھی اور امیین سے مراد بلاشبہ اہل عرب ہیں۔ لیکن آپ سابقہ نبیوں اور رسولوں کی طرح صرف ایک قوم کی طرف نہیں آئے، بلکہ آپ ؐ کی بعثت امیین کے ساتھ ساتھ کل روئے ارضی کے تمام لوگوں کے لیے بھی تھی۔ ''وآخرین منھم'' کے ذیل میں ایک مفہوم یہ بھی بیان ہوا کہ اُمی کا لفظ یہود غیر اسرائیلیوں کے لیے استعمال کرتے تھے۔ وہ تمام نوع انسانی کو Gentile اور گوئمز کہتے تھے۔ حضور ﷺ کو پوری نوع انسانی کی طرف بھی بھیجا گیا۔ اس بات کا ذکر قرآن مجید میں کئی مقامات میں بڑے واضح انداز میں آیا ہے۔ سورۃ الاعراف میں فرمایا: ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ﴾ (آیت:158) ''(اے محمد ﷺ) کہہ دو کہ لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا (یعنی اس کا رسول) ہوں۔ (وہ) جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے''۔ یعنی میں اللہ کا نمائندہ بن کر آیا ہوں، لیکن صرف قوم عرب کے لیے نہیں بلکہ پوری نوع انسانی کے لیے۔ سورۃ الانبیاء کی آیت ہے: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝﴾ (آیت:107) ''اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام جہان کے لئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔'' سورۃ الفرقان میں فرمایا: ﴿تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا ۝﴾ (آیت:1) ''وہ (خدائے عزوجل) بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا، تاکہ اہل عالم کو ہدایت کرے۔'' سورۃ سبا میں بھی بڑے واضح الفاظ ہیں: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَاۗفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (آیت:28) ''اور (اے محمد ﷺ) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' دراصل آپ ؐ کی دو بعثتیں ہیں: ایک بعثت خاص، دوسری بعثت عام: آپ ؐ کی بعثت خاص بنی اسمٰعیل کی طرف ہوئی اور اس بعثت کے فرائض کی تکمیل حضور ﷺ نے بذات خود فرمائی۔ آپ ؐ کی بعثت عام تمام خلق کی طرف ہوئی۔ اس کے فرائض انجام دینے کے لیے اللہ نے آپ ؐ کی امت کو شہداء اللہ فی الارض کے منصب پر سرفراز فرمایا۔ اس آیت سے اور قرآن مجید کے دوسرے مقامات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ آپ ؐ کی بعثت پوری نوع انسانی کے لیے ہے۔

آگے فرمایا:

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝﴾ (آیت:4)

پریس ریلیز 27 جون 2014ء

حکمرانوں کی نااہلی اور بزدلی کی وجہ سے امریکہ کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بڑھتی جا رہی ہے

تحریک حرمت رسول ؐ پر پابندی لگا کر امریکہ نبی اکرم ﷺ کی حرمت اور احترام کے حوالہ سے اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل نہیں کر سکتا

آپریشن کو روک کر قبائلیوں سے مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے تاکہ ملک میں مکمل امن وسکون ہو سکے

حافظ عاکف سعید

پاکستان کے حکمرانوں کی نااہلی اور بزدلی کی وجہ سے امریکہ کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت بڑھتی جا رہی ہے۔ تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید اس خبر پر تبصرہ کر رہے تھے جس کے مطابق امریکہ نے پاکستان کی مختلف تنظیموں پر پابندی لگا دی ہے جن میں تحریک حرمت رسول بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک حرمت رسول جیسی تنظیم پر پابندی لگا کر امریکہ نبی اکرم ﷺ کی حرمت اور احترام کے حوالہ سے اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ آپ ؐ مسلمانوں کے دلوں میں بستے ہیں اور دجالی ٹیکنالوجی جس قدر بھی ترقی کر لے، مسلمانوں کے دلوں سے آپ کی محبت نہیں کھرچ سکے گی۔ شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کا قلع قمع ہوتا ہے یا نہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا، فی الحال تو ضربِ عضب سے قبائلی عوام ہی غضب کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی ڈی پیز کے حوالہ سے سیاسی بیان بازی زیادہ اور ان کی عملی مدد کم ہو رہی ہے۔ اپنے گھروں میں عزت اور سکون سے رہنے والے آج روٹی کے لیے قطاروں میں ذلیل وخوار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ آپریشن کو روک کر قبائلیوں سے مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے تاکہ ملک میں مکمل امن وسکون ہو سکے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر واشاعت تنظیم اسلامی)

”یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے۔“

جس شخص کو بھی ایمان کی دولت نصیب ہو جاتی اُس کو اِس فضل کا ادراک ہو جاتا تھا کہ یہ قرآن کتنی بڑی دولت ہے جو ہمیں حاصل ہو گئی۔ کتنا بڑا انعام ہم پر اللہ کا ہوا۔ لیکن دوسری طرف یہود کا حال یہ تھا کہ جتنا قرآن نازل ہوتا تھا، اتنا ہی اُن کی پریشانی، کوفت اور ذہنی اذیت میں اضافہ ہو جاتا تھا۔ ان کا حسد اور بڑھ جاتا تھا کہ یہ عظیم نعمت ہدایت، یہ آخری رسالت کا شرف ہمیں کیوں حاصل نہیں ہوا، یہ بنی اسمٰعیل کو کیوں مل گیا۔ یہ بہت بڑا فضل ہے جو بنی اسمٰعیل پر ہوا۔ بلکہ اگر دیکھا جائے تو یہ فضل سب سے بڑھ کر خود محمد عربی ﷺ پر ہوا کہ آپؐ پر قرآن نازل ہوا۔ سورۃ بنی اسرائیل میں فرمایا گیا کہ ”بے شک آپ پر اے نبی اس کا فضل بہت بڑا ہے۔“ چنانچہ آپؐ سخت متفکر رہتے تھے کہ کہیں کارِ رسالت میں کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ اپنے فریضہ منصبی کی ادائی میں آپؐ نے جو مشقت فرمائی، اُس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس کے باوجود آپؐ پوری پوری رات کھڑے رہتے تھے۔ پھر 70، 70 مرتبہ، سو سو مرتبہ استغفار فرماتے تھے، کہ کہیں مجھ سے کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔ آپؐ کے بعد پوری دنیا سے زیادہ اہل عرب پر ہوا کہ ان میں رسول عربی ﷺ کی بعثت ہوئی۔

یہ ستم ظریفی ہے کہ اہل عرب نے دین کے ساتھ بے وفائی کی ہے۔ اگرچہ عرب دنیا میں نیک لوگوں کی کمی نہیں، لیکن ان کی اکثریت اس وقت دجالی تہذیب کے اندر جکڑی جا چکی ہے۔ مال و دولت اور عیاشیوں نے انہیں کہیں نہیں چھوڑا۔ ظاہر ہے کہ جن کے رتبے ہیں سوا اُن کی سوا مشکل ہے۔ جن پر فضل الٰہی زیادہ ہو گا اُن پر عذاب بھی اس قدر سخت آئے گا۔ امیین کو فضل میں سبقت حاصل ہوئی۔ انہوں نے ناشکری اور دین سے بے وفائی کی تو آج عذاب بھی اُن پر بہت سخت آ رہا ہے۔ خطۂ عرب آج تیسری عالمی جنگ کا میدان بننے والا ہے۔ حالات بہت تیزی سے اس طرف جا رہے ہیں۔ مشرق وسطیٰ میں آخری دور کی بڑی جنگیں ہوں گی اور ان میں بہت بڑے بڑے پیمانے پر ہلاکتیں ہوں گی۔

کیونکہ آج عرب دین سے بے وفائی کے سب سے بڑے مجرم بن چکے ہیں۔

دوسرے نمبر پر بڑے مجرم ہم پاکستانی ہیں۔ اللہ نے ہمیں یہ ملک معجزانہ طور پر عطا کیا تھا۔ یہ دنیا میں واحد ملک ہے جو اسلام کے نام پر بنا، مگر 66 سال ہونے کو آ گئے، ہم نے یہاں اللہ کا دین و شریعت نافذ نہ کی۔ وہی طاغوتی نظام جو پوری دنیا میں رائج ہے یہاں پر بھی آج تک چلا آتا ہے۔ آئین میں اگرچہ لکھ دیا گیا ہے کہ یہاں پر حاکمیت اعلیٰ اللہ کی ہے، مگر پھر اسی آئین میں چور دروازے بھی ہیں، جو نفاذ اسلام سے فرار کا راستہ مہیا کرتے ہیں۔ دین سے بے وفائی کے نتیجے میں آج ہم عذابوں میں گرفتار ہیں۔

اِس وقت ملک میں جہاں سیاسی افراتفری ہے، وہاں دوسری طرف وزیرستان میں فوجی آپریشن بھی جاری ہے۔ حالانکہ یہ آپریشن خودکشی کے مترادف ہے۔ ہم یہ سب کچھ امریکا کے دباؤ پر کر رہے ہیں۔ افسوس کہ ہمیں اب تک یہ پتہ نہیں چلا کہ امریکہ کے عزائم کیا ہیں۔ وہ ہمارا خیر خواہ ہے یا بدترین بدخواہ۔ اگر ہمیں اب تک یہ بات سمجھ نہیں آئی تو ہمیں اپنی عقل پر خود جوتے برسانے چاہئیں۔ دراصل اس وقت ہم خودکشی کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ ایک گریٹ گیم کا حصہ ہے۔ مسلمانوں کو مسلمانوں ہی کے خلاف استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ ساری کفار کی گریٹ گیم ہے۔ اسی گیم کے تحت مشرق وسطیٰ کے ممالک کے تین تین حصے کیے جا رہے ہیں۔ صہیونیوں اور امریکیوں کو صرف افغانستان میں ناکامی ہوئی ہے، باقی ہر جگہ وہ کامیاب جا رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ آج عالم اسلام کے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں۔ عالم اسلام پر ظلم کرنے والوں کا سرپرست امریکا ہے، جو صہیونیوں کی مٹھی میں ہے۔ صہیونی جو فلسطینیوں پر ظلم کر رہے ہیں UNO میں اُن کے خلاف کوئی قرار داد منظور ہوتی ہے تو امریکا اُسے ویٹو کر دیتا ہے۔

اسرائیل کا منصوبہ گریٹر اسرائیل کا قیام ہے۔ وہ اپنے شیطانی منصوبے کو آگے بڑھا رہا ہے۔ امریکہ افغانستان میں شکست کا بدلہ پاکستان سے لے رہا ہے۔ اس ساری گیم کے پیچھے یہود کا دماغ ہے۔ اسرائیل نے ہی عراق پر حملہ کرایا تھا، کیونکہ انہیں عراق سے خطرہ تھا۔ اور یہ خطرہ بہت پرانا ہے۔ ڈھائی ہزار سال قبل بخت نصر نے اسی سرزمین سے یہودیوں پر حملہ کر کے بیت المقدس کو مسمار کیا، بڑے پیمانے پر اُن کا قتل عام کیا اور 6 لاکھ یہودیوں کو اسیر بنا کر عراق لے گیا تھا۔ چنانچہ عراق ان کے لیے ہمیشہ سے سرخ جھنڈی رہا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہودی مختار کل نہیں۔ مختار کل صرف اللہ کی ذات ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اصل میں ہمیں ان کے ذریعے اپنے جرائم کی سزا مل رہی ہے۔ جب بخت نصر نے حملہ کیا تھا اس وقت بنی اسرائیل کی وہی حالت تھی جو آج ہماری ہے۔ ان کے ہاں نبی موجود تھے اور وہ بتا رہے تھے کہ اللہ کا عذاب آ رہا ہے، اپنی اصلاح کرو، توبہ کرو، مگر قوم سننے کے لیے تیار نہ تھی۔ چنانچہ اُن پر اللہ کا عذاب آیا۔ جس کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل میں کیا گیا ہے: ﴿بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ﴾ ”ہم نے تم پر اپنے بندے مسلط کر دیے جو بہت سخت گیر تھے۔“ اللہ تعالیٰ نے بخت نصر کو بنی اسرائیل پر عذاب کا کوڑا بنا کر بھیجا۔ اللہ نے آج کے فرعون امریکا کو ہمارے لیے کوڑا بنا دیا ہے۔

جب تک ہم مسلمانانِ پاکستان اپنے گناہوں کی معافی نہیں مانگیں گے، ہمارے حالات نہیں بدلیں گے۔ نواز شریف کی حکومت آئی، تو لوگوں نے سکھ کا سانس لیا تھا کہ اب سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔ اس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ ”خر آمد و گاؤ رفت“ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ قوم اپنے جرائم سے توبہ کر کے اصلاح کرے گی تو فرق واقع ہو گا۔ آج ملک میں سیاسی افراتفری ہے۔ اس افراتفری کا ممکنہ نتیجہ مارشل لاء کی صورت میں نکلے گا۔ اس لیے کہ امریکا کو اپنے عزائم کو پورا کرنے کے لیے اب نئے پرویز مشرف کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اصلاح کی توفیق دے اور اپنے دین کے ساتھ وفاداری کی دولت عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆

اطلاع برائے قارئین میثاق

ماہنامہ میثاق لاہور بالعموم ہر ماہ کی یکم تاریخ سے پہلے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا جاتا ہے، لیکن تازہ شمارہ ابھی تیاری کے مراحل میں ہے۔ جولائی، اگست (رمضان المبارک، شوال المکرم) کی مشترکہ اشاعت کا حامل یہ شمارہ، ان شاء اللہ العزیز، جولائی کے دوسرے ہفتے میں قارئین تک پہنچ جائے گا۔ (ادارہ میثاق)

زباں پہ ناز تھا جن کو وہ بے زباں نکلے

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

وزیرستان آپریشن تو ہو ہی رہا تھا۔ میڈیا پر سناٹا رکھنا مشکل تھا۔ ایسے میں کیموفلاج کو ہمیں لاہور میں بھی وزیرستان آپریشن دیکھنے کو ملا۔ وزراء نشانے پر تھے۔ رانا ثناء اللہ کی وزارت جاتی رہی۔ پرنسپل سیکرٹری کی قربانی دے کر زلزلہ براندام حکومت کو بچانے کی ایک اور کوشش کر دیکھی۔ لاہور میں پولیس گردی کے بعد پنڈی میں پولیس بھی آہنی کیلوں والے ڈنڈوں سے لیس عوامی تحریک کے کارکنان کا نشانہ بنی۔ رٹ آف سٹیٹ منہ تکتی رہ گئی۔ (کہاں تو جامعہ حفصہ کی سادہ ڈنڈے لیے ناتواں طالبات سے رٹ ٹوٹ رہی تھی، لہٰذا مسجد شہید کر دی گئی!) قادری ایئرپورٹ پر پورے طنطنے سے غیر ملکی فضائی کمپنی کو یرغمال بنائے کور کمانڈر کو طلب کرتے رہے (جرات ملاحظہ ہو!) پاکستان براستہ کینیڈا، لندن و امریکہ چل رہا ہے۔ پہلے ہی کراچی کی رگِ جاں پنجۂ لندن میں ہے۔ اب اسلام آباد و لاہور کینیڈین کے ہاتھوں مفلوج ہیں۔

امریکی کانگریس اور کمیٹیاں وزیرستان آپریشن کی فکر میں گھلی جا رہی ہیں۔ اب آپریشن کے ایک ہفتہ بعد انعامیہ رقم 960 ملین ڈالر امریکی کانگریس نے اس تصدیق کے بعد منظور کر دی ہے کہ وزیرستان کی آبادی اجاڑ دی گئی ہے۔ 4 لاکھ کماحقہ کڑکتی دھوپ میں دربدر کیے جا چکے اور بمباری سمیت آپریشن جاری ہے۔ ادھر میڈیا پر آپریشن آپریشن چلاتے دفاعی تجزیہ نگار اپنے واویلوں کے ثمر کو بار آور دیکھ کر اپنے راحت کدوں میں (کہ بالآخر موعودہ آپریشن شروع ہو گیا) ابھی تک بولتے بولتے سو گئے ہیں۔ (وزن تو بکتے بکتے سے بنتا ہے مگر یہ گستاخی ممکن نہیں)۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ پاکستان کی آخری جنگ ہے۔ پہلی مشرقی پاکستان میں لڑی۔ آپریشن سے بنگلہ دیش تولد ہوا۔ اب اللہ خیر کرے۔ انہیں مار مار کر افغانستان دوڑا رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان فاصلے کے اعتبار سے دور تھا۔ درمیان میں دشمن حائل تھا۔ تاہم اگر وہ سانحہ بھی آج کے دور میں ہوتا تو میڈیائی شعبدہ باز تجزیہ نگار، بنگالیوں کو پوری طرح گردن زدنی ثابت کر دکھاتے۔

جنرل نیازی، پرویز سے قسمت میں کم ثابت ہوئے کہ ایسی زبردست پروٹوکول انہیں میسر نہ آسکی۔ حمود الرحمان کمیشن رپورٹ سامنے آ جاتی تو شاید ہمیں آپریشنوں کی جگہ ہومیو پیتھک سے بھی آرام آ جاتا۔ مگر اب تو حالات کا جبر یہ ہے کہ ایک پیج (صفحے) پر اتنی خلقت اکٹھی ہو گئی کہ صفحہ چڑ مڑ ہو رہا ہے۔ امریکہ، برطانیہ، پیپلز پارٹی، اے این پی، متحدہ، جماعت الدعوۃ، عمران، قادری، چوہدری مارشل لاء پارٹی کے سارے چھٹے بڑے شمالی وزیرستان میں ایک ہی پیج پر بیٹھنے پر مصر ہیں۔ حتیٰ کہ جماعت اسلامی بھی! (حقائق کو بہ چشم سر دیکھنے والے پروفیسر ابراہیم کے سوا۔ منور حسن کو تو اس مقدس صفحے پر نہ ہونے پر ہی سندِ فراغت ملی تھی) یہ اتفاق مبارک ہو مومنوں کے لیے! اتفاق والوں کو تو اتفاق کرنا لازمی تھا۔ 1999ء کے بعد گنجائش باقی نہ تھی۔ پہلے ہی حکومت لرز رہی ہے۔ اصلاً اصول پرویز مشرف کے بعد یہ تھا کہ برداشت کر یا پاس کر۔ زرداری نے خاموش رہتے ہوئے برداشت کا لازوال مظاہرہ کیا۔ اپنی ''کارگزاریاں'' پیچھے رہ کر جاری رکھیں۔ مسلم لیگ (ن) نے پاس کرنا چاہا۔ بھلا ٹینکوں کو پاس کرنا جبکہ اوپر ڈرون اڑ رہے ہوں مسکین زرد رو پھٹ پھٹاتے رکشے کے بس میں کہاں! بس اتنا کافی ہے کہ حکومت شریفوں کی ہے۔ اب جانے دیجیے کہ تین شریفوں سے کون سے شریف کی!

سامنے یہ پراسراریت کی جہتیں لیے قادری ڈراما چل رہا ہے۔ پس پردہ ڈرون حملے جاری و ساری ہیں۔ ضمنی نقصان (collateral damage) کے مہذب نام پر خاندانوں کو نشانہ بناتا ہے۔ طیاروں سے بمباری تو اندھی ہوتی ہے۔ ڈرون میں بھی مہذب اصطلاحوں کے پس پردہ گھٹی گھٹی چیخیں اور معصوم بچوں کی کراہیں سنی جا سکتی ہیں۔ امریکہ کے لیے عراق اور افغانستان کی داستان ہائے المناک کے بیچ سب سے بڑی کامیابی اسے فاٹا میں حاصل ہوئی ہے۔ جہاں فوج کو اس علاقے میں الجھایا گیا ہے جو پاکستان بھر میں اسلام سے وابستگی (نظریۂ پاکستان مرحوم) کا سرخیل تھا۔ مغرب میں پاکستان کے دفاع کی ایک مضبوط دیوار تھی۔ بھارت کے خلاف ایک قوی، مؤثر دفاعی قوت تھی۔ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ڈرون، آپریشنوں، دربدریوں اور بدسلوکیوں کے زخموں سے چور چور ہے۔ ہاں واحد ایک چیز ہے جو دربدر ہونے والوں کو ہم (امریکہ کی تاکید پر) پورے اخلاص اور محبت سے دے رہے ہیں۔ نہ روٹی نہ پانی نہ چھاؤں نہ ٹھکانہ۔ پولیو کے قطرے۔ وہ واحد مہربانی ہے جو ہم کر رہے ہیں! ناکوں اور چیک پوسٹوں پر رلتے گاڑیوں میں لدے بنوں تک ڈیڑھ گھنٹے کا سفر چلچلاتی دھوپ میں 12,15 گھنٹے میں کر رہے ہیں۔

وزارت خارجہ کی ترجمان نے وضاحت فرمائی۔ کہ ڈرون حملوں کا وزیرستان آپریشن سے تعلق نہیں۔ اچھا لطیفہ ہے۔ شاید اندر باہر کے اخباروں میں شائع شدہ چشم کشا رپورٹیں ان کی نظر سے نہیں گزریں۔ امریکی سینٹ میں مفصل بریفنگ میں دیر آید درست آید کہہ کر وزیرستان آپریشن پر اظہارِ اطمینان کیا گیا ہے۔ اہم امریکی قائدین نے کانگریس کو پاکستان کی کارکردگی سے آگاہ کیا۔ نیز حالیہ آپریشن شروع کرنے سے پہلے اعلیٰ پاکستانی قیادت نے امریکہ کو اعتماد میں لیتے ہوئے (جب قوم کو مداری تماشوں میں الجھا رکھا تھا) یقین دہانی کروا دی تھی کہ عسکریت پسندوں کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کی جائے گی۔ یاد رہے کہ جنرل راشد محمود چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف پہلے ہی امریکہ میں موجود اہم امریکی افسران سے اس سلسلے میں ملاقاتیں کر رہے تھے۔ آپریشن سے صرف 3 دن پہلے کمانڈر امریکی ایئرفورس سینٹ کام نے اچانک دورہ کر کے پاکستانی ایئرچیف سے ملاقات کی۔

امریکہ نہایت باریک بینی سے وزیرستان کی صورت حال کا جائزہ لے رہا ہے، اگرچہ یہ جنگ ہماری ہے۔ پوری مسلم دنیا کی کہانی یکساں چل رہی ہے، جہاں سے چاہے اٹھا کر پڑھ لیں۔ کمزور لاچار سول حکومتیں، سر پر سوار مقتدر ڈنڈا بردار (جو اصل حکمران ہوتے ہیں) ڈرون حملے، فوجی آپریشن۔ جو خودمختاری دکھائے اس کا مرثیہ

بنا دو یا اس پر گولن چھوڑ دو۔ یہاں تو پوری کھیپ ہے۔ قادری، الطاف، عمران اور چوہدری صاحبان! اب تو مسلم حکومتیں بلا استثناء امریکہ کو ماں کی طرح پکارتی ہیں۔ جس کی اپنی فوج تو وردیاں اتار پھینک، اسلحہ گاڑیاں چھوڑ کر فرار ہوگئی۔ اب امریکہ کو پکارا جا رہا ہے آ کر داعش پر بم برسا دو۔۔۔! تاہم یہاں امریکہ کے دیرینہ مطالبے پر کیے جانے والے آپریشن کا نام نبی ﷺ کی تلوار کے نام پر رکھنے کی جسارت ہم نہ کرتے تو بہتر تھا۔ امریکہ نے اصلاً جو اس کا نام طے کر رکھا تھا (Hammer and Anvil) وہ بہتر ہوتا۔ دینی جماعتوں نے نوٹس کیوں نہ لیا۔۔۔؟

ستم کے دور میں ہم اہلِ دل ہی کام آئے
زباں پہ ناز تھا جن کو وہ بے زباں نکلے

☆☆☆☆☆

ماہ صیام

روزہ اور صحت

قرآن و حدیث میں طب کے رہنما اصول

فرید اللہ مروت

ہارون الرشید کا زمانہ تھا۔ خلیفہ کے پاس ایک عیسائی پادری آیا جو بڑا اچھا معالج اور حکیم بھی تھا۔ اس نے بادشاہ سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ اسے موقع دیا گیا۔ اس نے کہا کہ میں دین کا علم بھی رکھتا ہوں اور حکمت کا علم بھی جانتا ہوں۔ آپ سے میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن مجید میں تمام اصول زندگی موجود ہیں۔ کیا قرآن میں انسان کی صحت کے متعلق بھی کوئی اصول بتایا گیا ہے؟ ہارون الرشید نے اپنے پاس موجود علماء سے کہا کہ آپ اس کے سوال کا جواب دیں۔ چنانچہ ایک عالم ''علی بن حسین'' کھڑے ہوئے اور انہوں نے فرمایا، جی ہمیں قرآن مجید میں جسمانی صحت کے بارے میں (سنہری اصول) بتایا گیا ہے۔ پوچھا گیا کہ وہ سنہری اصول کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا﴾ ''کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو۔'' یعنی بسیار خوری نہ کیجئے بلکہ جتنی ضرورت ہے اتنا کھائیے۔ یہ جو زیادہ کھانے سے منع کیا گیا ہے، یہ ایسا بہترین اصول ہے کہ اگر انسان اس پر عمل کرے تو اس کو زندگی میں بیماریاں آنے کے خدشات بہت کم ہو جاتے ہیں۔

وہ حکیم یہ سن کر کہنے لگا کہ میں حکیم ہوں اور میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ یہ ایک بہترین اصول ہے۔ اس نے پھر کہا، کیا تمہارے نبی ﷺ نے بھی روحانی تعلیمات کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کے بارے میں بھی کوئی اصول بتایا کہ آدمی اپنے جسم کی صحت کا خیال کیسے رکھ سکتا ہے؟ وہ عالم کہنے لگے، جی ہاں، اللہ رب العزت کے محبوب ﷺ نے ہمیں جسمانی صحت کے بارے میں بڑا انمول اصول بتایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے حدیث پاک میں بیان فرمایا ہے: ''معدہ تمام بیماریوں کی بنیاد ہے، تم جسم کو وہ دو جس کی اسے ضرورت ہے اور پرہیز علاج سے بہتر ہے۔'' جب عیسائی حکیم نے علی بن حسین کی زبان سے قرآن وحدیث میں موجود طب کے یہ رہنما اصول سنے تو وہ کہنے لگا، تمہاری کتاب اور تمہارے رسول ﷺ نے جالینوس کے لئے کوئی طب نہیں چھوڑی۔

قرآن وحدیث پر عمل کر کے ہم ثواب کے ساتھ ساتھ روحانی اور جسمانی فوائد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو ثواب کے ساتھ روحانی اور جسمانی فوائد کا ذریعہ ہے۔ روزہ سے اللہ راضی، وزن بھی کم اور معدہ مضبوط ہوتا ہے۔ آج کل لوگ اپنا وزن کم کرنے کے لئے طرح طرح کے نسخے استعمال کرتے ہیں۔ کسی نے روٹی چھوڑ دی۔ کسی نے دوپہر کا کھانا چھوڑ دیا۔ آج کی اصطلاح میں اس کو ''ڈائٹنگ'' کہتے ہیں۔ یورپ میں اس کا بہت رواج ہے۔ اس کا مقصد جسم کا وزن کم کرنا ہوتا ہے۔ خاص طور پر خواتین تو گولیاں کھا کھا کر وزن کم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اس میں کبھی جان بھی چلی جاتی ہے۔ وزن کم کرنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ساری عمر یہ معمول بنا لیا جائے کہ جتنی بھوک ہے، اس سے تھوڑا سا کم کھا کر کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا جائے۔ کھانا کھاتے ہوئے اگر یہ تردد ہو کہ کھانا کھاؤں یا نہ کھاؤں تو اس وقت کھانا چھوڑ دیا جائے۔ پھر یہ کہ ہر ماہ ایام بیض کے تین روزے رکھے جائیں۔ جو شخص اس پر عمل کرے گا، اس کو کبھی بدن بڑھنے کی اور معدے کے خراب ہونے کی شکایت نہیں ہوگی۔ اور نہ اس کو ڈائٹنگ کی ضرورت پیش آئے گی۔

روزہ ایک عظیم الشان عبادت ہے، جس کا بڑا اجر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج بھی ہے۔ غذا ہمارے لئے ایندھن کا درجہ رکھتی ہے۔ یہ جسم میں جل کر توانائی یا حرارے فراہم کرتی ہے۔ لوگوں کو عمر، جسمانی ساخت اور کام کی نوعیت کے لحاظ سے حراروں کی مختلف مقدار درکار ہوتی ہے، جو ایک حکیم کے مطابق درج ذیل ہے:

عمر	حراروں کی مقدار فی پونڈ
ایک سال	45
3 سال	40
14 سال	24
بالغ انسان	16
بستر پر شخص	11
مزدور	20 سے 30

(بحوالہ ''بیماریاں اور اُن کا علاج''، حکیم مولانا امان اللہ فیصل)

اگر کسی شخص کی خوراک درکار حراروں سے زیادہ حرارے فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، تو ضرورت سے زیادہ حرارے موٹاپے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ موٹا شخص کم متحرک ہوتا ہے، اس لئے اس کو کم حراروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا اُسے کھانا کم کھانا چاہئے۔ جب حراروں کی پیداوار ضرورت سے کم ہوگی تو جسم میں زائد چربی تحلیل ہو کر اُن کی کمی پوری کرے گی۔ اِس طرح موٹاپا کم ہوگا اور جسم توانا اور چاق و چوبند ہوگا۔ روزے کا اصل مقصد حصول تقویٰ اور رضائے الٰہی ہے اور ہمیں اسی مقصد کو پیش نظر رکھنا چاہیے، لیکن یہ اپنے اندر بہت سے طبی اور جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے جو اضافی ہیں۔ دن بھر کی بھوک و پیاس سے معدہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ روزہ سے ذہنی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ موٹاپا ختم ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں پورے آداب کے ساتھ روزہ رکھنے کی توفیق اور ہمت عطا فرمائے۔ (آمین)

آپریشن ضربِ عضب؟

خلافت فورم میں فکر انگیز مذاکرہ

مہمانانِ گرامی: ایوب بیگ مرزا (ناظم نشرواشاعت تنظیم اسلامی)
آصف حمید (میڈیا انچارج تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد

مرتب: فرقان دانش

سوال: حکومت اور طالبان کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں اور فوجی آپریشن شروع کر دیا گیا ہے۔ آپ کے خیال میں ان مذاکرات کی ناکامی کا ذمہ دار کون ہے؟ حکومت یا طالبان

ایوب بیگ مرزا: اگر آپ حکومت کی ایک سالہ کارکردگی کا جائزہ لیں تو آپ کے سامنے یہ بات آئے گی کہ اُنھوں نے کوئی بھی کام ڈھنگ سے نہیں کیا۔ یہی معاملہ مذاکرات کا ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ یہ اپنی ترجیحات طے کرنے میں بری طرح ناکام ہوئے ہیں۔ دہشت گردی اور خونریزی جس طرح اس ملک میں ہو رہی ہے اس کی وجہ سے پاکستان دنیا میں ایک خطرناک ملک قرار دیا جا چکا ہے، اُنھیں امن وامان کے مسئلہ کو ترجیح اوّل پر رکھنا چاہیے تھا۔ یہ ملکوں کے دورے کر رہے ہیں، کہیں سرمایہ کاری اور تجارت کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ کام بھی ہونے چاہئیں، لیکن اگر ملک میں امن نہیں ہوگا تو پھر کون آپ کے پاس سرمایہ لائے گا۔ حکومت سے سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ اُس نے امن و امان کو ترجیح اوّل نہیں دی۔ دوسرے جب مذاکرات کا عمل شروع ہوا، یہ خبریں آنا شروع ہو گئیں کہ حکومت اور فوج ایک پیج پر نہیں ہیں اور اس معاملے میں شک وشبہ کا اظہار کیا گیا۔ ایسا تاثر دیا گیا کہ نواز شریف کی حکومت مذاکرات چاہتی ہے لیکن فوج اس راستے میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ حکومت نے فوج کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی۔ فوج مذاکرات کے لیے تیار تھی لیکن جان بوجھ کر فوج کے بارے میں یہ تاثر دیا گیا کہ فوج مذاکرات کے حق میں نہیں ہے۔ بہرحال جب مذاکرات ہوئے تو بہت ہی بھونڈے انداز سے ہوئے۔ ان میں سنجیدگی ہمیں نظر نہیں آئی۔ اس کے بعد سب سے اہم بات یہ ہوئی کہ گھر کے بھیدی نے لنکا ڈھائی۔ میجر عامر نواز شریف کے قریبی دوست ہیں۔ ان کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے اور یہ خیبر پی کے سے تعلق رکھتے ہیں۔ نواز شریف نے ان کو مذاکرات میں گھسیٹا۔ اس لیے کہ وہ مذاکراتی ٹیم میں شامل ہونے کے لیے آمادہ نہیں تھے۔ وہ اپنی دوستی کی وجہ سے اس مذاکراتی عمل میں حصہ بننے کے لیے تیار ہوئے۔ بعد میں میجر عامر نے نواز شریف کے نام ایک کھلا خط لکھا، جس میں واضح کیا کہ مذاکرات کی ناکامی میں حکومتی نااہلی اور غیر سنجیدگی واضح تھی۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ حکومت مذاکرات کرنا ہی نہیں چاہتی تھی بلکہ صرف مذاکرات کا ڈھونگ رچانا چاہتی تھی۔ یہ حکومتی مذاکراتی کمیٹی کے ایک فرد کی رائے ہے۔ لہٰذا مذاکرات کو ناکام ہونا ہی تھا۔ یقیناً دوسری طرف سے بھی ایسی باتیں ہوئی ہوں گی جو مذاکرات کی ناکامی کا باعث بنی ہوں۔ اس کے علاوہ حکومتی کمیٹی کے پاس سرے سے کوئی اختیارات تھے ہی نہیں۔ ہونا یہ چاہیے تھا کہ وزیر اعظم خود اس کمیٹی کے انچارج بنتے اور اپنے اہم ترین وزراء کو اس کمیٹی میں شامل کرتے۔ تحریک طالبان سے بھی کہتے کہ وہ اپنے اہم ترین آدمی سامنے لائیں اور ان کو تحفظ کی یقین دہانی کرائی جاتی۔ ایسا نہیں ہوا، لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ تحریک طالبان پاکستان کی نسبت ان مذاکرات کی ناکامی کی اصل ذمہ دار حکومت ہے۔

سوال: شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کیا کراچی ائیرپورٹ پر ہونے والی دہشت گردانہ کارروائی کا جواب ہے؟

آصف حمید: سب سے پہلی بات یہ ہے کہ دہشت گردی کی ہر نوع کی ہم مذمت کرتے ہیں چاہے وہ TTP کر رہی ہو یا کوئی اور کر رہا ہو۔ کراچی کا واقعہ اگرچہ آپریشن کا جواب ہے لیکن یہ صرف جواب نہیں ہے۔ اگر ہم نائن الیون کے واقعہ کے بعد دیکھیں تو پاکستان امریکی مفادات کے لیے بیرونی ایجنسیوں کی چراگاہ بن چکا ہے۔ یہاں پر ایسا معاملہ کیا گیا کہ صورت حال ایک فتنے کی پیدا ہو گئی ہے۔ نائن الیون کا واقعہ دراصل اسلام کے خلاف ایک گہری سازش تھی۔ افغانستان کی اسلامی حکومت اور پاکستان کا نیوکلیئر پروگرام اس کا نشانہ تھا۔ یہ امریکا کی جنگ تھی۔ میں امریکا اپنے عزائم کی تکمیل کے لیے یہاں آیا۔ نائن الیون کے بعد جو بھی واقعات ہوئے ان سے لوگوں کے ذہنوں میں امریکا مخالف جذبات پیدا ہو رہے تھے۔ اس کے بعد لال مسجد کا واقعہ ہوا تو پورا ملک خون میں نہا گیا اور چھوٹے چھوٹے گروپوں پر مشتمل TTP کے نام سے ایک تنظیم بننا شروع ہو گئی۔ ان کے پیچھے را، موساد اور CIA کے ایجنٹ بھی تھے۔ اصل میں اس کے پیچھے پورے خطے کو آگ کے اندر دھکیلنے کی امریکا کی ایک گرینڈ سکیم چل رہی تھی۔ دوسرے یہ کہ امریکا کی جنگ میں پاکستان کو پھنسایا گیا، پھر ایسے حالات پیدا کر دیئے گئے کہ یہ جنگ پاکستان کی جنگ بن جائے۔ یہ قبائلی وہی لوگ ہیں جن سے قائداعظم نے معاہدہ کیا تھا کہ آپ آزاد رہیں گے۔ یہ قبائل ہماری سرحدوں کے محافظ تھے۔ امریکا نے جب ان قبائل میں کارروائیاں شروع کیں تو اندرونِ ملک دہشت گردی شروع ہوئی جو طاقت کے استعمال کا ردعمل ہے۔ شروع میں یہی لگ رہا تھا کہ پاکستان آرمی یہ آپریشن امریکی ایما پر کر رہی ہے۔ پھر امریکا نے یہ کہا نہیں جناب یہ تو آپ کی اپنی جنگ ہے اور پاکستان کو اس جنگ میں دھکیل دیا گیا۔ پاکستانی فوج کی ذمہ داری ملکی دفاع ہے۔ جب انارکی اور فتنے کی صورت حال پیدا ہوئی خواہ وہ انتقاماً ہی تھی تو آرمی کو بھی ایکشن لینا پڑا۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر پاکستان آرمی نے ملکی مفاد کی خاطر سوچ سمجھ کر یہ ایکشن شروع کیا ہے تو ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن اگر امریکا کے کہنے پر کیا ہے اور امریکی مفادات پیش نظر ہیں تو اس کے نتائج بہت بھیانک ہوں گے۔

سوال: امریکا کے دیرینہ مطالبے پر شمالی وزیرستان میں شروع کیے گئے ضرب عضب نام کے فوجی آپریشن سے کیا

ملک میں جاری دہشت گردی رُک جائے گی؟

ایوب بیگ مرزا: پہلے میں ایک بات کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے ہاں اصل میں طالبان کے لفظ کے استعمال سے ذہن افغان طالبان کی طرف چلا جاتا ہے، کیونکہ بنیادی طور پر افغان طالبان نے ہی یہ معاملہ شروع کیا تھا۔ تحریک طالبان پاکستان اور افغان طالبان کو لوگ مکس کر لیتے ہیں۔ حالانکہ تحریک طالبان پاکستان کا افغان طالبان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان دونوں کو بعض لوگ جان بوجھ کر اس لیے مکس کرتے ہیں، تا کہ افغان طالبان جو اصلاً امریکا کے دشمن ہیں کو بدنام کیا جائے۔ جب ہم تحریک طالبان پاکستان کے حوالے سے کوئی بات کرتے ہیں تو صرف ''تحریک طالبان پاکستان'' کی بات کرتے ہیں۔ افغان طالبان اپنی آزادی کی جنگ کے ساتھ دین کی سربلندی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک اسلامی حکومت قائم کر چکے تھے، جس کو ختم کیا گیا۔ تحریک طالبان پاکستان بعض دفعہ ملا عمر کو اپنا امیر کہتے ہیں، لیکن مرکز کی کوئی بات نہیں مانتے۔ پاکستان کے حوالے سے ملا عمر نے ان کو کئی پیغامات پہنچائے ہیں کہ آپ پاکستان کی خلاف کارروائیاں نہ کریں۔ لیکن اس کے باوجود وہ کارروائیاں کرتے ہیں۔ یعنی وہ ملا عمر کو مانتے ہیں، ملا عمر کی نہیں مانتے۔ تحریک طالبان پاکستان مختلف گروہوں کا ایک مجموعہ ہے۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ ان میں ایسے گروہ بھی ہیں جو واقعتاً غیر ملکی ایجنسیوں نے پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کے لیے بنائے ہیں۔ اس کے علاوہ بدقماش اور بدمعاش لوگ بھی ایک چھتری کے نیچے آ گئے ہیں اور TTP کا نام استعمال کرتے ہیں۔ یقیناً ان میں صحیح لوگ بھی ہیں تاہم میرے خیال میں کوئی گروہ بھی اقامت دین کے لیے کام نہیں کر رہا۔ اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ 2004ء سے 2007ء تک کوئی TTP نہیں تھی۔ اس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ 2004ء سے 2007ء تک جتنے بھی حملے ہوئے ہیں قبائلی علاقوں میں ہوئے ہیں۔ جتنی بھی جانیں گئی ہیں، جتنے بھی مال ضائع ہوئے وہیں ہوئے ہیں۔ امریکا یہ چاہتا تھا کہ پاکستان میں دینی لوگوں کو کرش کیا جائے۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتا تھا کہ افغانستان میں مدد کے لیے اگر پاکستان سے کوئی لوگ جا سکتے ہیں تو وہ دینی مزاج کے لوگ ہیں۔ وہ مدارس کے لوگ ہیں۔ امریکا نے پاکستان کی افواج و حکومت اور دینی جماعتوں اور دینی مدارس کے درمیان ایک جنگ کی کیفیت پیدا کر دی۔ لہٰذا جب ڈمہ ڈولہ پر حملہ ہوا تو وہاں ایک کھلونا بھی نہیں نکلا تھا جسے آپ پستول کہہ سکیں۔ وہ معصوم طالب علم تھے جو قرآن پڑھ رہے تھے۔ امریکا نے یہ حملہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کیا تھا، کیونکہ اس وقت تک ابھی فوج اور دینی مدارس کے درمیان فاصلے نہیں تھے۔ یہ سارا سلسلہ وہاں سے شروع ہوا ہے۔ اس وقت TTP کا وجود ہی نہیں تھا۔ TTP کے لوگ جو غلط حرکات کرتے ہیں ہم کسی صورت میں اس کو OWN کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اگر وہ بے گناہوں کی جان لیتے ہیں تو ہم اس کی سختی سے مذمت کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ یہ بات کہاں سے شروع ہوئی تھی۔ طالبان یہی کہتے ہیں کہ ہم ردِّعمل میں یہ سب کرتے ہیں۔ اگرچہ انھیں ردِّعمل میں بھی یہ نہیں کرنا چاہیے۔ اسلام تو سلامتی کا مذہب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے قریش مکہ کو معاف کر دیا تھا جنھوں نے آپؐ کے ساتھ بے شمار زیادتیاں کی تھیں۔ اگرچہ پہل پاکستانی افواج کی طرف سے کی گئی، لیکن انھیں اس کا انتقام اس طرح نہیں لینا چاہیے تھا۔ اُنھوں نے یہ کام غلط کیا۔ خاص طور پر انھوں نے عوامی اجتماعات اور پبلک مقامات پر جو حملے کیے وہ انتہائی قابل مذمت ہے۔

آصف حمید: حضرت علی ؓ کا ایک واقعہ ہے کہ آپؓ نے جنگ کے دوران ایک کافر کو زمین پر گرا لیا تھا۔ قریب تھا کہ آپؓ اس کو قتل کر دیتے لیکن اس کافر نے آپؓ کے منہ پر تھوک دیا۔ حضرت علی ؓ اسے چھوڑ کر علیحدہ ہو گئے۔ کافر نے جب پوچھا کہ آپؓ نے ایسا کیوں کیا؟ آپؓ نے کہا پہلے میں تجھے اللہ کے لیے قتل کر رہا تھا لیکن جب تم نے میرے اُوپر تھوکا تو اب میرے اندر ذاتی انتقام کا جذبہ آ گیا۔ اس لیے میں نے تجھے قتل نہیں کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ دین کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا جو کارروائیاں وہ کر رہے ہیں خواہ انتقاماً ہی سہی، اُس سے دینی کاز کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

ایوب بیگ مرزا: یہ بات ٹھیک ہے کہ انھوں نے ایسی حرکات کی ہیں جو اسلام کی بدنامی کا باعث بنی ہیں۔ غیر اقوام نے اس معاملے کو بہت اُٹھایا ہے۔ قبائلی مزاج میں انتقام بہت زیادہ ہے، لیکن یہ سلسلہ انہیں اب ختم کر دینا چاہیے۔ اب آیئے، سوال کی طرف کہ کیا دہشت گردی فوجی آپریشن سے رُک جائے گی؟ میرا جواب ہے کہ ہرگز نہیں۔ اس بحث سے قطع نظر کہ فوجی آپریشن جائز ہے یا ناجائز، اس فوجی آپریشن کی ممکنہ کامیابی وقتی اور عارضی ہو گی۔ پاکستان کی تاریخ کا جائزہ لیں کہ 65 سالوں میں ہم نے بلوچستان میں پانچ آپریشن کیے، سوات میں آپریشن کیا، کراچی تو آپریشن تھیٹر میں ہی رہتا ہے۔ کیا کسی جگہ بھی ہم امن قائم کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ سب سے زیادہ فخریہ طور پر کہا جاتا ہے کہ سوات کا آپریشن بڑا کامیاب ہوا۔ اس آپریشن کو کامیاب تب مانا جا سکتا ہے جب آپ وہاں سے فوج نکال لیں، وہاں کا انتظام سول حکومت کے سپرد کر دیں اور اس کے بعد وہاں امن وامان قائم رہے۔ ہم آپریشن کی مخالفت فوج کے حق میں کر رہے ہیں۔ اس میں فوج ہی کا فائدہ ہے کیونکہ آپ فوج کو سوات، کراچی اور مختلف علاقوں میں سیکورٹی کے لیے پھیلائیں گے تو کیا بیرونی دشمن اس سے کوئی فائدہ نہیں اُٹھائیں گے؟ آپریشن کی بجائے، بہتر یہ تھا کہ ہم اپنی خفیہ ایجنسیوں کو زیادہ متحرک کرتے۔ ہم خفیہ ایجنسیوں کے ذریعے ان لوگوں تک پہنچتے جو دہشت گردی کی کارروائیاں کر رہے ہیں اور ہم صرف انھیں ٹارگٹ کرتے۔ بموں کی آنکھیں نہیں ہوتیں، جب بمباری کی جاتی ہے تو بازاروں کے بازار تہس نہس ہو جاتے ہیں۔ اس کارروائی میں بے گناہ لوگ زیادہ ہلاک ہوتے ہیں، اس لیے فوجی آپریشن کے وہ نتائج نہیں نکلتے جن کی توقع کی جاتی ہے۔

سوال: پاکستان میں دہشت گردی کے اکثر واقعات میں دوسرے ممالک کے ملوث ہونے کے ثبوت ملتے ہیں۔ ہمارے حکمران ان سنگین نوعیت کے معاملات کو ان ممالک کے ساتھ کیوں نہیں اُٹھاتے؟

آصف حمید: اس کی دو وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ ہمارے حکمران ملک اور عوام کے ساتھ مخلص نہیں ہیں۔ یہ پاکستان کی تاریخ ہے کہ ہمارے حکمرانوں نے قومی مفادات پر ذاتی مفادات کو ترجیح دی ہے۔ جو بھی یہاں حکمران بن کر آیا وہ اپنے مفادات کے لیے آیا۔ نواز شریف کو کیا ضرورت تھی کہ دورۂ بھارت کے دوران انڈین سٹیل کے مالک سے ملتے لیکن کشمیریوں سے نہ ملتے۔ اس لیے کہ اس سٹیل کے مالک نے افغانستان میں سٹیل کا بہت بڑا ٹھیکہ لیا ہوا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ کسی طرح ہم اس آئرن کی پاکستان کے ذریعے ٹرانزٹ ٹریڈ کریں، کیونکہ روس کے ذریعے یہ تجارت اسے مہنگی پڑتی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہم

خوداور ہماری لیڈرشپ پاکستان کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ ہم ان حکومتوں کے مقروض ہیں۔ مقروض کس منہ سے شکایت کریں گے۔ آپ امریکا سے کھربوں ڈالر کا قرضہ لیتے ہیں۔ اب امریکا کو کیسے کہیں گے کہ آپ کی ایجنسیوں نے ہمارا بیڑہ غرق کیا ہوا ہے۔ ہم تو حالیہ دورہ میں بھارت سے بھی کچھ شکایت نہ کر سکے۔

سوال: حکمرانوں نے فوجی آپریشن کے فال آؤٹ سے بچنے کے لیے اسلام آباد کو کمانڈوز کے سپرد کر دیا ہے۔ بیچارے عوام کا کون والی وارث ہے؟

ایوب بیگ مرزا: پاکستان میں فوجی آپریشن پہلے بھی کوئی مثبت نتائج برآمد نہیں کر سکا۔ اس سے منفی نتائج ہی برآمد ہوئے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس حالیہ آپریشن کی وجہ سے پاکستان میں امن وامان کی حالت مزید خراب ہوگئی تو پھر کیا ہوگا؟ اس لیے ہم نے بار بار کہا کہ فوجی آپریشن سے پہلے آپ تمام دوسرے ذرائع استعمال کریں۔ اب بھی میں کہوں گا کہ اس آپریشن کو یہیں روک دیا جائے۔ یقینی طور پر وہ لوگ آپ سے مذاکرات کریں گے۔ خبر آئی ہے کہ TTP مذاکرات کے لیے اب بھی تیار ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے۔ مذاکرات کے ساتھ اگر عملی اقدام کرنا ہے تو دو کام کریں۔ ایک اپنی خفیہ ایجنسیوں کا کام بڑھائیں اور دوسرے یہ کہ موساد، CIA اور را وغیرہ کے نیٹ ورک کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ یہ دو کام بڑے سنجیدہ انداز میں کرنے کے ہیں۔ بموں سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ قبائلی علاقوں میں بموں سے مسئلہ برطانیہ، سوویت یونین اور امریکا حل نہ کر سکے، ہم کیسے حل کر لیں گے۔ لہٰذا ہم خود پاکستان اور پاکستانی فوج کے مفاد میں اُنھیں یہ تجویز کرتے ہیں کہ یہ جو آپ آپریشن کر رہے ہیں یہ نہ پاکستان کی عوام کے حق میں ہے اور نہ یہ افواج پاکستان کے حق میں۔ لہٰذا اسے روک دیں۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اگر پاکستان آئی ایس آئی کے نیٹ ورک کو صحیح طریقے سے پھیلائے اور دشمن ممالک کی ایجنسیوں کے نیٹ ورک کو ختم کرے تو ہم بہت جلد اصل مجرم تک پہنچ سکتے ہیں یعنی ان لوگوں تک جو یہاں کارروائیاں کرتے ہیں۔ اگر ہم اس حوالے سے امریکا سے مدد مانگیں گے تو ہمارا وہی حال ہوگا جو پہلے ہوا ہے۔ امریکا ہمارا خیر خواہ نہیں۔ امریکا پاکستان میں خوں ریزی، تشدد کرانے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گا۔ لہٰذا میں فوج کی خدمت میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ خدارا یہ راستہ اختیار نہ کیجیے۔

سوال: پاکستان ایک عرصے سے امریکا کا اتحادی ہے۔ تحریک طالبان پاکستان کے امیر ملا فضل اللہ بھی امریکی سیکیورٹی میں افغانستان میں مقیم ہیں۔ کیا TTP بھی امریکا کی اتحادی ہے؟

آصف حمید: اس ملک میں بیرونی ایجنسیوں نے ایک کھچڑی بنائی ہوئی ہے۔ اس کی بڑی واضح دلیل یہ ہے کہ وہ ملا فضل اللہ کو سپورٹ کر رہے ہیں۔ اب ہماری آنکھیں کھلنی چاہیے کہ TTP کے اندر بھی بہت سے لوگ ہیں جو پاکستان کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ دین کا نام وہ اپنے تحفظ کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ افغانستان میں جب روس آیا تھا تو امریکا نے اسلامی جہاد کا نعرہ لگایا تھا، تاکہ مسلمانوں کی حمایت حاصل کر سکے۔ اس وقت اسامہ بن لادن بھی ان کا ہیرو تھا۔ اسلامی جہاد کے نعرہ کی وجہ سے امریکا کی سرپرستی میں دنیا بھر سے جہادی لوگ افغانستان میں آئے۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔ ہمیں پتا ہے کہ اس وقت امریکا جہاد کا سپورٹر تھا۔ صدر ریگن افغانستان میں جا کر افغانیوں کو سپورٹ کرتا تھا۔ اس وقت امریکا کا ہدف روس کو ختم کرنا تھا۔ اس نے اسلام کا سہارا لیا اور ہم لوگوں کو استعمال کیا۔ اب امریکا کا ہدف اسلام ہے۔ لہٰذا ہمیں پچھلی تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھنا چاہیے کہ امریکا کیا کر رہا ہے۔ اس نے کون سا کام ایسا کیا ہے جو پاکستان کو مستحکم کر سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ امریکا اپنی گیم کھیل رہا ہے۔ ہم اس کے ہاتھوں میں استعمال ہو رہے ہیں۔ ہمارے حکمران اس کے بھی خواہ ہیں، کیونکہ وہ اس سے قرض لیتے ہیں۔ ہمارے ملک کی اکثریت کی تنخواہ آئی ایم ایف اور امریکی ایڈ سے آتی ہیں۔ اگر ہم امریکا سے جان چھڑا لیں تو مسائل سے نکل سکتے ہیں۔ ؎

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!

ہمارا اصل جرم یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے وفاداری نہیں کی۔ ہم اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی بجائے امریکا اور برطانیہ کے سامنے سجدہ ریز ہوگئے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ہمیں انہی کے حوالے کر دیا۔

سوال: آپ نے بتایا کہ دہشت گردی سے چھٹکارا آپریشن سے ممکن نہیں ہے۔ یہ بتائیں کہ پھر دہشت گردی سے چھٹکارا کیسے ہوگا؟

ایوب بیگ مرزا: اس معاملے میں صورتِ حال بہت گھمبیر ہو چکی ہے۔ اُصولی طور پر اگر دیکھا جائے تو جس نے پہل کی تھی وہ سب سے پہلے اس بات کا اعلان کرے کہ ہم سے غلطی ہوئی تھی۔ ہم نے ایک غلط قدم اُٹھایا تھا اور ہمارے اس غلط کام کی وجہ سے جن لوگوں کو تکلیف پہنچی ہم ان سے معافی بھی مانگتے ہیں اور ان کی تلافی کرنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ یہ بڑا مشکل کام ہے، لیکن شروع اس سے کرنا پڑے گا۔ لڑنے اور جان دینے کے لیے جتنی بہادری کی ضرورت ہوتی ہے، معافی مانگنے کے لیے اُس سے کہیں زیادہ بہادری کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہمیں اپنے اندر یہ بہادری پیدا کرنی ہوگی۔

آصف حمید: اس وقت پاکستان کے جو حالات ہیں اس میں نظر آ رہا ہے کہ پاکستان دلدل میں دھنستا جا رہا ہے۔ اس وقت اصل ضرورت یہ ہے کہ ہر پاکستانی مسلمان سب سے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کرے۔ پھر یہ کہ یہاں پر عادلانہ نظام نافذ کرنے کی جدوجہد کرے۔ عادلانہ نظام نافذ ہوگا تو دہشت گردی کا خاتمہ ہوگا۔ ہم اللہ کے بن کر تو دیکھیں، دہشت گردی سمیت ہمارے تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ

دعائے مغفرت کی اپیل

- تنظیم اسلامی کے ناظم نشر واشاعت و مدیر ندائے خلافت ایوب بیگ مرزا کی ہمشیرہ، مرزا معظم بیگ کی اہلیہ انتقال کر گئیں۔
- حلقہ کراچی جنوبی کی مقامی تنظیم لانڈھی کے مبتدی رفیق اللہ یار خان وفات پا گئے۔
- آفتاب احمد میر بحر رفیق تنظیم منفرد اسرہ ٹمیاری (حلقہ حیدرآباد) رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔
- گلستان جوہر 2 تنظیم کے رفیق سید رکن الدین خاور کی خوشدامن رحلت فرما گئیں۔
- نیو کراچی تنظیم کے رفیق ڈاکٹر انوار علی کی والدہ محترمہ رحلت فرما گئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین و مرحومات کی مغفرت فرمائے۔
رفقاء و احباب سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

معاشی خوشحالی۔ مگر کس قیمت پر؟

ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی

ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی عالمی شہرت کے حامل بینکار و ممتاز ماہر معاشیات ہیں۔ آپ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک بینکنگ اینڈ فنانس کراچی کے چیئرمین، انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز پاکستان کے فیلو اور قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کی سنڈیکیٹ کے ممبر ہیں۔ معیشت، مالیات اور اسلامی معیشت و بینکاری پر انہوں نے اردو میں 500 اور انگریزی میں 75 مضامین اور ریسرچ پیپرز لکھے ہیں جو کہ پاکستان اور بیرونی ممالک میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ آپ تین کتابوں کے مصنف ہیں: (1) اسلامک بینکنگ (انگریزی) (2) پاکستان: معاشی ترقی اور استحکام۔ سراب یا حقیقت؟ (انگریزی) (3) پاکستان اور امریکا۔ دہشت گردی، سیاست اور معیشت (اردو) گزشتہ دنوں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام لاہور میں "معاشی خوشحالی..... مگر کس قیمت پر" کے عنوان سے ایک سیمینار منعقد کیا گیا، جس میں ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس موقع پر جو فکر انگیز گفتگو کی، اُسے مرتب کر کے ہمیں ارسال کیا ہے، جسے ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

ابتدائیہ

مسلم لیگ (ن) کی حکومت نے کشکول توڑنے کا نعرہ لگایا تھا مگر اقتدار میں آنے کے بعد اپنی معاشی پالیسیوں کا بنیادی محور یہ رکھا کہ ٹیکسوں کی وصولی اور بچتوں کی شرح بڑھانے کے بجائے بے تحاشا بیرونی قرضے اور بیرونی امداد لینے کا سلسلہ شروع کیا۔ وزیر خزانہ اسحٰق ڈار کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے کہ نواز حکومت کے دور میں ستمبر 2013ء میں امریکا کی سفارش پر آئی ایم ایف سے قرضہ حاصل کیا گیا تھا۔ اس سفارش کے لیے امریکا کی سیاسی و عسکری شرائط بھی ہیں۔ امریکا چاہے گا کہ پاکستان دہشت گردی کی امریکی جنگ کے مقاصد کے حصول کے لیے شمالی وزیرستان میں "مزید اور کرو" کا مطالبہ پورا کرے، جس کے نتیجے میں خدانخواستہ وطن عزیز میں دہشت گردی کی وارداتیں بڑھیں گی، معیشت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے اور پاکستان کی سلامتی کے لیے خطرات میں اضافہ ہوگا۔

آئی ایم ایف سے قرضہ ملنے کے بعد پاکستان کو عالمی بینک، ایشیائی ترقیاتی بینک اور دوسرے ممالک اور اداروں سے بھی قرضے ملنے کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔ پاکستان نے انتہائی مہنگی شرح سود پر غیر ضروری طور پر 2 ارب ڈالر کے یورو بانڈز فروخت کیے ہیں۔ ان تمام رقوم کے ملنے سے حکومت کو یقیناً تن آسانی میسر آگئی ہے اور اسے اتنے مالی وسائل بھی میسر آجائیں گے جن سے وہ ٹیکس چوری کرنے والوں، قومی دولت لوٹنے والوں، برآمدات میں اوور انوائسنگ کرنے والوں اور ملک کے طاقتور طبقوں کو غیر ضروری مراعات دیتی چلی جائے گی۔ چنانچہ یہ بات واضح ہے کہ اگر کوئی خوشحالی آئے گی تو ملک کے اس چھوٹے سے مراعات یافتہ طبقے اور حکمرانوں کے لیے آئے گی جبکہ 20 کروڑ عوام کی مشکلات، پریشانیوں اور محرومیوں میں اضافہ ہی ہوگا اور ملک پر قرضوں کا حجم بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

دہشت گردی کی امریکی جنگ۔۔۔ مقاصد

دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر استعماری مقاصد کے حصول کے لیے لڑی جانے والی امریکی جنگ میں معاونت دراصل فوجی ڈکٹیٹر پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے کی تھی۔ انہوں نے اس معاونت کے دوران پاکستان کی سلامتی اور مفادات کو پس پشت ڈال کر جو اقدامات اٹھائے ان سے خوش ہو کر امریکی صدر بش نے کہا تھا کہ وہ پاکستان کو اس کے خوابوں کی تعبیر دیں گے۔ اسلام آباد میں متعین امریکی سفیر نے کہا تھا کہ اس تعاون کے بدلے پاکستان کو قرضوں کے بوجھ سے نجات مل جائے گی اور وہ ایک ایسا خوشحال ملک بن جائے گا جہاں ضروریات زندگی کی فراوانی ہوگی۔

دہشت گردی کی جنگ شروع ہوئے تقریباً 13 برس ہونے کو ہیں۔ ان برسوں میں پاکستان کی معیشت کو 106 ارب ڈالر کا نقصان ہوا۔ 53000 سے زائد افراد شہید ہوئے۔ امریکا نے پاکستان پر 370 ڈرون حملے کیے۔ امریکا اور نیٹو کی افواج نے متعدد بار پاکستان کی سرحدوں کی پامالی کی۔ افغانستان اور بھارت سے بھی ہماری سرحدوں کے اندر حملے کیے گئے اور کشمیر کی آزادی کی تحریک کو بھی نقصان پہنچا۔

امریکا نے نائن الیون کے بعد خطے پر جو جنگ مسلط کی ہوئی ہے اس کے مقاصد میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:۔

1) وسط ایشیائی ریاستوں کے تیل و گیس کے ذخائر اور ان کی ترسیل کے راستے پر اپنا تسلط قائم کرنا۔ یہ راستے افغانستان اور پاکستان (بلوچستان) سے ہو کر گزریں گے۔

2) عالم اسلام کو نقصان پہنچانا، پاکستان کو دہشت گردوں کی جنت اور اسلام کو دہشت گرد مذہب کی حیثیت سے پیش کرنا۔

3) پاکستان کی معیشت کو کمزور کرنا، پاکستان کو خود انحصاری سے دور کر کے اپنا دست نگر بنانا، عوام میں بددلی پیدا کرنا اور ان کو ملک کے مستقبل سے مایوس کرنا۔

4) پاکستان میں حکومت و عوام اور افواج پاکستان و عوام کے درمیان اعتماد کا بحران پیدا کرنا۔

5) خطے میں بھارت کی بالادستی قائم کرنا۔

6) آگے چل کر پاکستان کا جغرافیائی نقشہ تبدیل کرنا، تاکہ اس کی سرحدیں افغانستان، چین اور ایران سے نہ ملیں۔ بلوچستان کی سمندری حدود پر بھی استعماری طاقتوں کی نظر ہے۔

پرویز مشرف کا دور

نائن الیون کے بعد فوجی ڈکٹیٹر کے دور میں سندھ اور بلوچستان کے تین ائیر بیس امریکا کے حوالے کیے گئے۔

پاکستان سے اڑ کر 2001ء میں امریکا نے برادر اسلامی ملک افغانستان پر خوفناک فضائی حملے کیے اور آخر کار طالبان حکومت کو گرا کر افغانستان پر قبضہ کرلیا اور اس ملک میں پاکستان دشمن حکومت قائم کردی۔

این آر او سے مستفید ہو کر اقتدار میں آنے والی پیپلز پارٹی کا دور

جب پرویز مشرف امریکیوں کی نظر میں ناکارہ ہوگئے تو ان سے نام نہاد قومی مفاہمتی آرڈیننس (این آر او) تخلیق کرایا گیا جس کے لیے امریکا نے سرتوڑ کوششیں کیں اور پرویز مشرف اور بے نظیر صاحبہ میں مفاہمت کرا دی گئی، تاکہ استعماری مقاصد کو آگے بڑھایا جاسکے۔

آصف زرداری نے صدر کے عہدے کا حلف اٹھانے کے صرف 17 دن بعد فرینڈز آف پاکستان گروپ کے ساتھ ایک سودا کیا جس کے تحت دانستہ متعدد دروغ گوئیاں کرکے پاکستان کو آئی ایم ایف کے چنگل میں پھنسوایا اور معیشت کو دانستہ زک پہنچائی گئی۔ جون 2009ء میں جان بوجھ کر غلط وفاقی بجٹ پارلیمنٹ نے منظور کیا جس میں فرینڈز آف پاکستان گروپ سے 10-2009ء میں رقوم کی وصولی کا تخمینہ رکھا گیا تھا، مگر جیسا کہ ہم کہتے رہے ہیں کہ فرینڈز آف پاکستان نے تو یہ رقم دینے کا سرے سے کوئی وعدہ کیا ہی نہیں تھا۔ یہی نہیں، ریاست کے تمام ستونوں نے اس بات کو یقینی بنایا کہ این آر او کو کالعدم قرار دیے جانے کے باوجود این آر او سیٹ اپ برقرار رہے کیونکہ امریکا یہی چاہتا تھا۔ مسلم لیگ (ن) اس کھیل میں شامل رہی اور اس نے کم از کم ایک مرتبہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو گرنے سے بچایا۔

فرینڈز آف پاکستان کے ساتھ سودا — ایک عظیم دھوکا

فرینڈز آف پاکستان کے ساتھ پیپلز پارٹی کی حکومت کا کیا ہوا؟ یہ سودا پاکستان کی تاریخ کا ایک عظیم دھوکا تھا۔ اس وقت کے صدر زرداری نے 26 ستمبر 2008ء کو اِسے ''رحمت'' کہا تھا، جبکہ ہم نے کہا تھا کہ یہ پاکستان کے لیے ''جال'' ہے۔ (30 ستمبر 2008ء) سوات و جنوبی وزیرستان کا فوجی آپریشن اسی سودے کا نتیجہ تھا۔ اس طرح اس امریکی جنگ کو پاکستان کی اپنی جنگ بنا دیا گیا مگر اس ضمن میں کسی کا احتساب نہیں ہوا۔

اس سودے کے تحت آئی ایم ایف نے نومبر 2008ء میں پاکستان کو اس کی تاریخ کا سب سے بڑا قرضہ دیا۔ اس قرضے کی منظوری کے بعد ہم نے لکھا تھا کہ 2012ء میں پاکستان اس قرضے کو ادا نہیں کرسکتا۔ چنانچہ آگے چل کر ایک اور بحران کی زد میں آکر پرانے قرضوں کی ادائی کے لیے نئے قرضے لے گا۔ (9 دسمبر 2008ء) یہ تنبیہ آنے والے برسوں میں ہم دہراتے رہے تھے۔

جولائی 2011ء کے بعد اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر گرنے شروع ہوگئے تھے اور یہ واضح ہونے لگا تھا کہ پاکستان اپنے وسائل سے آئی ایم ایف کے قرضے ادا نہیں کرسکے گا۔ مسلم لیگ (ن) بہرحال خاموش رہی اور 2013ء کی انتخابی مہم کے دوران اس کی جانب سے کشکول توڑنے کے نعرے لگائے جاتے رہے حالانکہ انتخابات سے پہلے نگراں حکومت نے نئے قرضے لینے کے لیے آئی ایم ایف سے مذاکرات شروع کردیے تھے، جس کا علم مسلم لیگ (ن) کو بھی تھا۔ اقتدار میں آنے کے بعد موجودہ حکومت کو اچانک معلوم ہوا کہ ''نادہندگی سے بچنے کے لیے آئی ایم ایف سے نیا قرضہ لینا پڑے گا۔''

اس ضمن میں دو باتیں انتہائی اہم ہیں: اوّل فرینڈز آف پاکستان گروپ نے پاکستان کو بڑے پیمانے پر نقد رقوم دینے کا قطعی کوئی وعدہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ وعدہ کیا تھا کہ پاکستان کو آئی ایم ایف سے قرضہ دلوائیں گے۔ دوم پیپلز پارٹی کی حکومت خصوصاً مشیر خزانہ شوکت ترین تواتر کے ساتھ کہتے رہے تھے کہ یہ گروپ پاکستان کو نقد رقوم دے گا۔ شوکت ترین کا یہ بھی کہنا تھا کہ چونکہ ان رقوم کے ملنے میں تاخیر ہورہی ہے اس لیے آئی ایم ایف سے قرضہ لیا جارہا ہے اور جوں ہی فرینڈز آف پاکستان سے رقوم ملیں گی، آئی ایم ایف کا قرضہ واپس کردیا جائے گا۔ یہ سراسر دانستہ جھوٹ تھا۔ پاکستان میں سالہا سال تک صرف ہم اس کی تردید کرتے ہوئے کہتے رہے تھے کہ فرینڈز آف پاکستان کی جانب سے پاکستان کو کوئی بڑی رقم نہیں ملے گی، کیونکہ انہوں نے ایسا کوئی وعدہ کیا ہی نہیں ہے۔ یہ بات معنی خیز ہے کہ مسلم لیگ (ن) اور تحریک انصاف بھی اس معاملے میں خاموش رہیں حالانکہ اس سے امریکی مفادات کا تحفظ ہونا تھا اور یہ پاکستان کو استعماری شکنجے میں پھنسانے کے ضمن میں ایک انتہائی بڑی اور ناپاک پیش رفت تھی۔

شوکت ترین صاحب کو فرینڈز آف پاکستان گروپ کے اجلاس کے دو ہفتے کے اندر 7 اکتوبر 2008ء کو وزیراعظم کا مشیر برائے خزانہ مقرر کیا گیا تھا۔ انھوں نے 23 اکتوبر 2008ء اور 30 اکتوبر 2008ء سمیت متعدد بار کہا کہ پاکستان کو فرینڈز آف پاکستان گروپ سے رقوم ملیں گی، لیکن اگر اس میں تاخیر ہوئی تو آئی ایم ایف سے قرضہ لیا جائے گا۔ یہ بیانات گمراہ کن تھے اور ان کی کوئی بنیاد ہی موجود نہیں تھی۔ فرینڈز آف پاکستان گروپ کے اعلامیے میں ایسی کوئی بات کی ہی نہیں گئی تھی۔ اس وقت تک ٹوکیو کانفرنس کا انعقاد بھی نہیں ہوا تھا۔ یہ کانفرنس آئی ایم ایف سے 7.6 ارب ڈالر کے قرضے کی منظوری کے ساڑھے چار ماہ بعد منعقد ہوئی تھی۔ ان دانستہ غلط بیانات کا مقصد امریکی ایجنڈے کے تحت پاکستان کو آئی ایم ایف کے چنگل میں پھنسوانا تھا۔ یہ ٹاسک انھوں نے عہدہ سنبھالنے کے چند ہفتوں کے اندر پورا کردیا۔

اس ضمن میں چند حقائق اور حکومت پاکستان کے وزراء اور وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ وغیرہ کے چند مزید دعوے یہ تھے:

i۔ 26 ستمبر 2008ء۔ فرینڈز آف پاکستان کے اجلاس کے بعد امریکا کی وزیر خارجہ نے کہا کہ عالمی مالیاتی اداروں بشمول آئی ایم ایف سے کہا جائے گا کہ وہ پاکستان کو قرضے فراہم کریں۔

ii۔ 20 اکتوبر 2008ء۔ امریکا کے نائب وزیرخارجہ رچرڈ باؤچر نے پاکستان کو واضح طور سے بتلادیا کہ فرینڈز آف پاکستان سے پاکستان کو نقد رقم نہیں ملے گی، البتہ منصوبوں میں سرمایہ کاری ہوسکتی ہے، یعنی پاکستان کو بجٹ سپورٹ یا بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے رقوم نہیں دی جائیں گی کیونکہ یہ رقوم پاکستان کو آئی ایم ایف سے دلوائی جارہی تھیں۔

iii۔ 16 جنوری 2009ء۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ نے پاکستان میں کہا کہ فرینڈز آف پاکستان نے پاکستان کے ساتھ ایک سودا کیا تھا جس کے تحت اس نے پاکستان کو آئی ایم ایف سے قرضے دلوانے تھے جبکہ اس سودے کے تحت پاکستان نے دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر لڑی جانے والی جنگ میں ''مزید کرو'' کا مطالبہ پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم نے پاکستان کو آئی ایم ایف سے قرضے دلوا کر سودے کے ضمن میں اپنی ذمہ داری پوری کردی ہے۔ چنانچہ اب پاکستان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس جنگ میں مزید جوش و خروش سے شریک ہو، تاکہ وہ بھی اس سودے کے ضمن میں اپنی ذمہ داری پوری

کر سکے۔ پاکستان کی جانب سے سوات اور جنوبی وزیرستان میں کیے گئے فوجی آپریشنوں کو اسی تناظر میں دیکھا جانا چاہیے۔

iv۔ یکم اپریل 2009ء۔ ہم نے کہا کہ مشیر خزانہ کی یہ بات صحیح نہیں ہے کہ فرینڈز آف پاکستان کے ممبر ممالک پاکستان کو رقوم دیں گے کیونکہ خود امریکا یہ بات واضح طور سے کہہ چکا تھا کہ یہ گروپ پاکستان کو نقد رقوم نہیں دے گا۔

v۔ 17 اکتوبر 2009ء۔ ایک نجی ٹیلی وژن چینل پر گفتگو کرتے ہوئے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے تسلیم کیا کہ فرینڈز آف پاکستان گروپ سے پاکستان کو مالی امداد ملنا ہی نہیں تھی۔ انھوں نے مزید کہا کہ گزشتہ چند مہینوں میں وفاقی وزرا صاحبان نے اس گروپ سے مالی معاونت ملنے کے جو اعلانات کیے تھے وہ غلط فہمی اور ناسمجھی کی وجہ سے تھے۔ (یہ بات حیران کن ہے کہ تقریباً 9 ماہ بعد ممکنہ طور پر پارٹی کے دباؤ کی وجہ سے جولائی 2010ء میں انھوں نے اپنا بیان ہی بدل دیا)

vi۔ 27 اکتوبر 2009ء۔ ہم نے ایک مرتبہ پھر عرض کیا تھا: ”گزشتہ 12 ماہ میں ہم نے اپنی تحریروں اور مختلف ٹیلی وژن چینلوں پر متعدد بار کہا تھا کہ یہ گروپ پاکستان کو نقد امداد نہیں دے گا۔“

vii۔ 26 فروری 2010ء۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف انٹرنیشنل افیئرز کراچی میں ایک خصوصی لیکچر دیتے ہوئے ہم نے کہا تھا کہ معیشت کی تباہی کی ایک وجہ یہ ہے کہ حکومت پاکستان نے 10-2009ء کا وفاقی بجٹ اس توقع پر بنایا تھا کہ اسے فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان سے نقد رقوم ملیں گی جبکہ اس گروپ نے پاکستان کو نقد رقوم دینے کا سرے سے کوئی وعدہ کیا ہی نہیں تھا مگر حکومت پاکستان اور اسٹیٹ بینک آف پاکستان تواتر کے ساتھ کہتے رہے ہیں کہ پاکستان کو فرینڈز آف پاکستان سے نقد رقوم ملیں گی۔ ہم نے مزید کہا تھا کہ حکومت بہرحال اس بات پر مصر ہے کہ فرینڈز آف پاکستان نے پاکستان کو 5.28 ارب ڈالر دینے کا وعدہ کیا ہے اور یہ رقوم پاکستان کو ضرور ملیں گی۔ اس لیکچر کے شرکاء میں فرانس، روس اور بنگلہ دیش کے قونصل جنرل صاحبان بھی شامل تھے۔

viii۔ 10 مارچ 2010ء۔ ہمارے اس بیان کے دو ہفتے بعد اسلام آباد میں جرمنی کے سفیر نے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ فرینڈز آف ڈیموکریٹک پاکستان کی طرف سے وعدوں کو پورا کرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ فرینڈز آف پاکستان گروپ نے بجٹ سپورٹ کے لیے پاکستان کو نقد رقم دینے کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا اور نہ ہی جرمنی نے ایسا کوئی وعدہ کیا تھا۔

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر لڑی جانے والی جنگ میں اپنی بساط سے بڑھ کر امریکا کے ساتھ معاونت کرنے اور اس سے ہونے والے نقصانات کے ازالے کے لیے حکمرانوں اور ان کے معاشی منتظمین نے فرینڈز آف پاکستان سے رقوم ملنے کے خیالی وعدوں کا پرچار کیا اور پھر ان رقوم کے ملنے میں تاخیر کی آڑ میں آئی ایم ایف سے 7.6 ارب ڈالر کا قرضہ منظور کرایا، حالانکہ حکومت کو اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ فرینڈز آف پاکستان سے سودا کر چکی ہے جس کے تحت دہشت گردی کی جنگ میں عملاً امریکا کو اپنا پارٹنر بنانے کے صلے میں پاکستان کو آئی ایم ایف سے قرضہ دلوایا جائے گا اور یہ کہ فرینڈز آف پاکستان سے کوئی بڑی رقم پاکستان کو ملنے کا قطعی کوئی امکان نہیں ہے۔

حکومت پاکستان اور وزیراعظم کے مشیر برائے خزانہ اور دوسرے وزرا صاحبان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان میٹنگوں کی روداد پیش کریں جن میں فرینڈز آف پاکستان گروپ نے پاکستان کو بجٹ سپورٹ کے لیے 5.28 ارب ڈالر کی رقوم دینے کا وعدہ کیا تھا۔ یہ بھی بتایا جائے کہ لمبے عرصے تک قوم کو فرینڈز آف پاکستان سے رقوم ملنے کی جو خوشخبریاں سنائی جاتی رہی تھیں، ان کی کیا بنیاد تھی اور جون 2009ء میں 10-2009ء کے لیے جو وفاقی بجٹ قوم کے سامنے پیش کیا گیا تھا اُس میں اس گروپ سے رقم ملنے کے تخمینے کس بنیاد پر شامل کیے گئے تھے۔ یہ بات واضح ہے کہ فرینڈز آف پاکستان سے رقوم ملنے میں تاخیر کا ڈراما رچا کر آئی ایم ایف سے قرضہ لینے کا جواز بنایا گیا۔ یہ بات بھی روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس قرضے کی شرائط اور جس طریقے سے ان شرائط پر عمل کیا گیا، اُس کے نتیجے میں پاکستانی معیشت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

یہ امر بھی افسوسناک ہے کہ اسٹیٹ بینک بھی وقتاً فوقتاً کہتا رہا ہے کہ فرینڈز آف پاکستان سے رقوم ملیں گی جبکہ ملک میں پہلی بار صرف ہم نے اور اس کے بعد بھی درجنوں بار کہا اور لکھا کہ فرینڈز آف پاکستان گروپ نے نیویارک اور ٹوکیو میں پاکستان کو نقد رقوم دینے کا کوئی وعدہ نہیں کیا ہے اور یہ کہ 10-2009ء کے وفاقی بجٹ میں جان بوجھ کر بیرونی وسائل کی مد میں ان رقوم کی وصولی کا تخمینہ دکھایا گیا تھا جو کبھی ملنی ہی نہیں تھیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح امریکی حکمتِ عملی کے تحت پاکستان کی معیشت کو بحران میں مبتلا کر دیا گیا۔ یہ بات بہرحال راز ہی ہے کہ قومی اسمبلی اور سینیٹ نے اس بجٹ کی منظوری دے کر امریکی ایجنڈے میں کیوں معاونت کی اور سیاسی پارٹیاں اس سنگین معاملے پر لب کشائی سے کیوں اجتناب کرتی رہی ہیں؟ کیا کبھی اس ضمن میں احتساب کے تقاضے پورے کیے جائیں گے؟

خواب اور تعبیر

وزیر خزانہ اسحٰق ڈار نے چند ماہ قبل کہا تھا کہ ہم امریکا سے سفارش کروا کر آئی ایم ایف سے نیا قرضہ لیں گے۔ یہ قرضہ تو مل گیا۔ اس کے بعد سعودی عرب نے بھی پاکستان کو 1.5 ارب ڈالر کا ”تحفہ“ دیا۔ خدشہ ہے کہ دہشت گردی کی جنگ کی طرح آنے والے برسوں میں اب خلیج میں امریکی ایجنڈے کے تحت جو کچھ ہونے والا ہے اس میں بھی خدانخواستہ پاکستان ملوث ہو سکتا ہے۔ وزیر خزانہ ڈار نے قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے اراکین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے فرینڈز آف پاکستان سے رقوم ملنے کا خواب دیکھا تھا اور ہم نے یہ رقم لے کر اس خواب کو پورا کیا ہے، اس کی تعبیر دی ہے حالانکہ اس بات کے دستاویزی ثبوت موجود ہیں کہ فرینڈز آف پاکستان گروپ نے امریکا یا جاپان میں کبھی پاکستان کو کوئی بڑی رقم دینے کا کوئی وعدہ نہیں کیا تھا بلکہ امریکی ایجنڈے کے تحت پاکستان کو پھنسایا گیا تھا۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

ضرورت رشتہ

تعلیم یافتہ اردو سپیکنگ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 24 سال، کمپیوٹر انجینئر BE، صوم و صلوٰۃ و پردہ کی پابند، خوبصورت و خوب سیرت، دراز قد کے لیے راولپنڈی، اسلام آباد، واہ سے دینی مزاج کے حامل گھرانہ سے ہم پلہ رشتہ مطلوب ہے۔ والدین رابطہ فرمائیں۔

برائے رابطہ: 051-4533645
0300-5369827

ماہ رمضان المبارک کے دوران تنظیم اسلامی کے حلقہ جات

کے زیر اہتمام

کراچی، لاہور، اسلام آباد، فیصل آباد، جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور راولپنڈی میں

دورۂ ترجمہ قرآن و خلاصۂ تعلیمات قرآن

کے پروگراموں کی فہرست

کراچی

تراویح کے ساتھ مکمل ترجمہ و تشریح

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفنس، ڈی ایم 55 خیابان راحت، درخشاں، فیز 6	حافظ عاکف سعید (امیر تنظیم اسلامی)	0333-3391020
جازبیہ لان، سیکٹر B-11، نزد ڈسکو موڑ بالمقابل مسجد باب الاسلام، نارتھ کراچی	شجاع الدین شیخ	0321-2366501
ریم لان، نزد یحییٰ حسن چورنگی، بلاک L نارتھ ناظم آباد	حافظ سید اُسامہ علی	0321-3761749
ملن لان، نزد واٹر پمپ چورنگی، بلاک 13 فیڈرل بی ایریا	عمران چھاپڑا	0334-3271656
پی آئی اے ایم (PIAM) گارڈن، نزد ایکسپو سینٹر گلشن اقبال	حافظ طاہر عبداللہ صدیقی	0321-2013951
ہمالیہ گارڈن، ابوالحسن اصفہانی روڈ، گلشن اقبال، بلاک 4 گلزار ہجری	ڈاکٹر انوار علی	0312-5404961
پالکی لان، بلاک 17، نزد ہل ٹاپ لان گلستان جوہر	ابرار حسین	0334-3657701
اورینٹ لان، بلاک 11، نزد منور چورنگی گلستان جوہر	انجینئر عثمان علی	0300-8273916
گلستان انیس کلب، ہل پارک چورنگی شہید ملت روڈ	عامر خان	0321-2388182
ریڈیسن میرج لان، فیز 1 ایکسٹینشن ڈیفنس، KPT انٹرچینج، سوسائٹی	ڈاکٹر محمد الیاس	0300-9229718
لٹل ماسٹر اسکول، ایم سی-50 گرین ٹاؤن، گلی نمبر 1، شاہ فیصل کالونی	حافظ محمد وقار	0332-2666794
غزالی گرامر اسکول، سورتی سوسائٹی، نزد مسجد حفصہ، ماڈل کالونی/ملیر	سید راشد حسین	0321-2285905
قرآن مرکز لانڈھی، 861 ایریا 37/D، نزد رضوان سوسائٹی، لانڈھی نمبر 2	محمد نعمان	0321-8720922
بندھن لان 36C دارالسلام ہاؤسنگ سوسائٹی، بالمقابل انڈس ہسپتال، کورنگی کراسنگ	انجینئر نعمان اختر	0300-6209799
راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، مین کورنگی روڈ، کورنگی نمبر 2-1/2	ڈاکٹر سعد اللہ	0300-2725894
الحمد گارڈن، نزد اویس شہید پارک، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4	حافظ عمیر انور	0336-2440972

تراویح کے ساتھ خلاصۂ مضامین قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
تابش میرج لان، پلاٹ نمبر C-7، سیکٹر X-1، گلشن معمار	سید فاروق احمد	0333-3801984
ایس ایس (S.S) لان، سیکٹر A-4، بالمقابل K.D.A فلیٹس، سرجانی ٹاؤن	طارق امیر پیرزادہ	0334-3352841
مکان نمبر R-370/20، سیکٹر A-14، شادمان	ڈاکٹر سید محفوظ عالم	0321-2211433
جامع مسجد شادمان، سیکٹر B-14 شادمان	عبدالرحمٰن خان	0345-3145064
جامع مسجد عثمان، نزد لنڈی کوتل چورنگی، (نارتھ ناظم آباد بلاک H)	ڈاکٹر فیض پاشا	0331-2622394
مرحبا لان، نزد امتیاز سپر اسٹور، ناظم آباد نمبر 4	اویس پاشا قرنی	0315-3471977
قرآن مرکز 4/10 G-1، ناظم آباد نمبر 1، نزد عزیزیہ مسجد	عطاء الرحمٰن عارف	0300-2136915
قرآن اکیڈمی یاسین آباد، بالمقابل شمیم گارڈن، بلاک 9، فیڈرل بی ایریا	عاطف محمود	0321-2051847
جامع مسجد فاروق اعظم، نزد بھائی جان چوک، بلاک 7، فیڈرل بی ایریا	سید امتیاز علی	0300-2236620
مسجد دارالسلام بالمقابل احد پبلک اسکول، بلاک 4، فیڈرل بی ایریا	شیخ منصور رومی	0315-8436631

مسجد عثمان، فاران کلب، نزد نیشنل اسٹیڈیم، گلشن اقبال	محمد ارشد	0312-2884890
قرآن مرکز، ہتین آرکیڈ، بالمقابل مکان نمبر E-71 بلاک 7، گلشن اقبال، گلزار ہجری	بلال محمود خان	0312-5404961
مسجد الفرقان، کراچی یونیورسٹی، ایمپلائز کوآپریٹو سوسائٹی، سیکٹر A-18، گلزار ہجری	محمد ذیشان	0321-2022057
قرآن مرکز جوہر سالکین بسیرا، بلاک 14، گلستان جوہر	جمیل احمد	0333-3131547
تقویۃ الایمان اسکول، پلاٹ نمبر B-33، انجینئرز آرکیٹکٹ سوسائٹی، بلاک 8، گلستان جوہر	اُسامہ عثمانی	0300-2920061
C-211، بلاک 14، ٹائم بروسٹ والی گلی، بلاک 14 گلستان جوہر	سہیل سومرو	0321-9293493
الفتح گارڈن، سیکٹر 11-1/2، نزد صابری چوک ونشان حیدر، اورنگی ٹاؤن	محمد عمران	0333-2361069
سیفرون میرج لان، نزد گلف شاپنگ مال/ تین تلوار، مین کلفٹن روڈ	محمد ہاشم	0300-2555155
جامع مسجد زمزمہ، بالمقابل ڈرائیونگ لائسنس برانچ کلفٹن	عاطف اسلم	0300-2027733
بلو فیملی پارک، متصل اولڈ KESC آفس، کلفٹن بلاک 2، نزد بلاول چورنگی	سرفراز احمد خان	0321-3756649
ماسٹر سوسائٹی موٹرز، بالمقابل آوانتی ٹیرس، علامہ اقبال روڈ PECHS بلاک 2	سرفراز علی خان	0315-2558141
رنگون والا میرج لان، مرحبا اپارٹمنٹ، شومارکیٹ، بالمقابل دولت قرآن مسجد، گارڈن	فیصل منظور	0321-9239995
وی آئی پی بلدیہ لان، سیکٹر A-4، یوسی 4، سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن	محمد رضوان	0333-2234083

اسلام آباد

دورۂ ترجمہ قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
سفاری کلب، بحریہ ٹاؤن	خالد محمود عباسی	0334-5253022
معراج ہوٹل G-9 مرکز کراچی کمپنی اسلام آباد	شفاء اللہ	0312-5077483
کلے اوون میرج ہال ای الیون اسلام آباد (انگریزی میں)	ڈاکٹر یوسف رضا	0333-3610451
راولپنڈی کالج آف کامرس بھارہ کہو اسلام آباد	نیاز احمد عباسی	0311-5880309
آدم ہال چھٹہ بختاور پارک روڈ، اسلام آباد	شہزاد احمد	0332-5498424
مسجد قباء ہمک ماڈل ٹاؤن	ڈاکٹر امتیاز احمد	0346-5121098

لاہور

دورہ ترجمۂ قرآن مع تراویح

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
برمکان یحییٰ عطاء الحق، مکان نمبر 387، گلی نمبر 7، سیکٹر CC، فیز 4 DHA، لاہور☆	اعجاز لطیف	0300-8469585
رائل پیلس، بینکویٹ ہال، نادر آباد، 1 بس سٹاپ، بیدیاں روڈ، لاہور کینٹ☆	ڈاکٹر غلام مرتضیٰ	0300-8450098
مسجد الہدیٰ جلال سٹریٹ، بہار شاہ روڈ جوڑے پل، لاہور کینٹ☆	نور الوریٰ	0321-4004049
شالیمار میرج گارڈن، نزد پروفیسر ساجد اکیڈمی، کالج روڈ، باغبانپورہ لاہور	نثار شفیق	0323-4667834
الفجر بینکویٹ ہال مین جی ٹی روڈ بالمقابل مناواں ٹریننگ سنٹر نزد قائد اعظم انٹرچینج رنگ روڈ لاہور☆	شکیل احمد	0321-4442505
جامع مسجد بنت کعبہ 866 این بلاک پونچھ روڈ، سمن آباد لاہور☆	اویس چیمہ	0300-4212181
جامع مسجد قرآن اکیڈمی K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور☆	رشید ارشد	0300-4482381
مریم میرج ہال، مین بلیوارڈ سبزہ زار نزد شاہ فرید چوک لاہور☆	چودھری رحمت اللہ بٹر	0300-4004389
آمنہ میرج ہال، واپڈا ٹاؤن لاہور☆	مومن محمود	0300-8435160

دورۂ ترجمہ قرآن بعد تراویح

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد نور، دھرم پورہ مصطفیٰ آباد، صدر، لاہور☆	اقبال حسین	0321-4004049
مکان نمبر 235 لاریکس کالونی نزد گرڈ اسٹیشن 1، گڑھی شاہو☆	ڈاکٹر محمد ابراہیم	

خلاصۂ مضامین قرآن مع تراویح

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
جناح گرائمر سکول، اقبال روڈ، شاد باغ لاہور☆	عبدالرزاق، شہباز احمد	0344-4294304
مسجد خیر الانام، ایبک روڈ، نیو انارکلی	مجیب الرحمٰن	0333-4228952
جامع مسجد خدام القرآن اکیڈمی روڈ، والٹن روڈ لاہور☆	عبدالمنان	0333-4562037

خلاصۂ مضامین قرآن (منتخب نصاب)

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
جامع مسجد حیدری، گلی نمبر 10، پمپ والا بازار، رچنا ٹاؤن، فیروز والا	مولانا افتخار احمد	0333-4477719
جامع مسجد مدنی، قیوم پارک، شاہدرہ چوک، نزد آخری میٹرو بس سٹاپ، شاہدرہ	عثمان بیگ	0333-4477719

خلاصۂ مضامین قرآن بعد نماز فجر

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
مسجد نور الہدیٰ سوئی گیس روڈ، فیروز والا، شاہدرہ	نعیم اختر عدنان	0333-4477719
جامع مسجد غوثیہ، امامیہ کالونی، شاہدرہ	امداد اللہ	0333-4477719

☆نشان زدہ مقامات پر خواتین کی شرکت کا اہتمام ہے

فیصل آباد، جھنگ

دورۂ ترجمہ قرآن بعداز تراویح

ایڈریس	مقرر/مدرس	ناظم پروگرام
قرآن اکیڈمی سعید کالونی نمبر 2۔ فیصل آباد	ڈاکٹر عبدالسمیع	0321-7805614
Caps اکیڈمی ملحق بلوچ جنرل سٹور بوٹا چوک علامہ اقبال کالونی	محمد رشید عمر	0300-6690953
الائیڈ سکول (بوائز کیمپس) علی ٹاؤن سرگودھا روڈ، فیصل آباد	محمد نعمان اصغر	0301-7179119 0321-9620418
جامع مسجد عبیداللہ (المعروف گنبدوں والی	انجینئر مختار حسین	0301-7690650
مسجد) محلہ سلطان والا، جھنگ	فاروقی	0333-6729758
قرآن اکیڈمی لالہ زار کالونی نمبر 2 ٹوبہ روڈ، جھنگ صدر	مفتی عطاء الرحمٰن	0336-6778561
سٹی دفتر انجمن دارالامیر گوجرہ روڈ نزد ریلوے پھاٹک، جھنگ صدر	انجینئر عبداللہ اسمٰعیل	0333-6735500
جامع مسجد طوبیٰ شالیمار ٹاؤن، رجانہ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ	پروفیسر خلیل الرحمٰن	0307-4114598
دفتر تنظیم اسلامی نزد مرکزی مسجد غلہ منڈی، سانگلہ ہل (روزانہ دن 4 تا 5 بجے)	حافظ منیر حسین	0321-7464866

خلاصۂ مضامین قرآن بعد تراویح

ایڈریس	مقرر/مدرس	ناظم پروگرام
جامع مسجد اتفاق Z بلاک مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	سید کفیل احمد ہاشمی	0300-6627498
جامع مسجد العزیز B-520 پیپلز کالونی فیصل آباد	افتخار علی	0321-7600482
جامع مسجد حسن نزد ٹریٹ بیکرز کینال روڈ فیصل آباد	عتیق الرحمٰن	300-8663440
علی کیڈٹ سکول، صدیق چوک ڈی ٹائپ کالونی	یاسر سعید	0321-9138000
صدیق میڈیکل کمپلیکس عزیز فاطمہ روڈ گلستان کالونی، فیصل آباد	ڈاکٹر نعیم الرحمٰن	0300-7651349
جامع مسجد عزیز فاطمہ ہسپتال گلستان کالونی فیصل آباد (بعد نماز فجر)	ڈاکٹر نعیم الرحمٰن	0300-7651349
امام علی لائبریری ٹائر مارکیٹ، جامعہ چشتیہ چوک، سرگودھا روڈ، فیصل آباد	فیضان حسن جاوید	0321-7988770
رائل ایجوکیشن کمپلیکس، عبداللہ پل، سمندری روڈ، فیصل آباد	پروفیسر ڈاکٹر ممتاز احمد	0345-7708716
جامع مسجد سلطان فاؤنڈیشن، ٹوبہ ٹیک سنگھ	مولانا عبدالستار	0333-6872633
جامع مسجد قبا نزد ننکانہ روڈ، شاہ کوٹ	محمد سعید	0321-7642815
جامع مسجد کریمیہ شیراز پارک متصل گلستان کالونی، فیصل آباد	محمد فاروق نذیر	0300-7997861

خلاصۂ مضامین قرآن قبل از تراویح

ایڈریس	مقرر/مدرس	ناظم پروگرام
صدیق میڈیکل کمپلیکس عزیز فاطمہ روڈ گلستان کالونی، فیصل آباد	ڈاکٹر نعیم الرحمٰن	0300-7651349
جامع مسجد قبا نزد ننکانہ روڈ، شاہ کوٹ	محمد سعید	0321-7642815

راولپنڈی

دورۂ ترجمہ قرآن

مقام	مدرس	رابطہ نمبر
جامع مسجد گلزار قائد نزد ائیر پورٹ، راولپنڈی	انجینئر عمیر نواز	0333-5136276
زیب شادی ہال نزد طیب سی این جی بوستان روڈ سکیم 3، راولپنڈی	عادل یامین	0306-5496232
آصف قرآن کمپلیکس کے آر ایل روڈ نزد ڈھکنہ پل، راولپنڈی	نوید احمد عباسی	0334-8515715
سٹی میرج ہال بالمقابل ٹی بی ہسپتال (اصغر مال روڈ) راولپنڈی	علاؤالدین خان	0300-5545542
راج محل شادی ہال کری روڈ، راولپنڈی	حافظ عزیز الحق	0333-5374523
جامع مسجد الہدیٰ گلی نمبر 24/A پیپلز کالونی راولپنڈی کینٹ	اشتیاق حسین	0333-5127663
جامع مسجد بیت العزت نیشنل ہاؤسنگ سکیم نمبر 2 بالمقابل انمول ہنڈا سنٹر اڈیالہ روڈ راولپنڈی کینٹ	عبدالرؤف	0321-5159579

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (آل عمران)

بیانُ القرآن

حصّہ ششم

ترجمہ ومختصر تفسیر

سُورۃُ الاحزاب تا سُورۃُ الحُجرات

از

ڈاکٹر اسرار احمد

شائع ہوگئی ہے

امپورٹڈ آفسٹ پیپر ● مضبوط جلد ● صفحات 484 ● قیمت 590 روپے

شائع کردہ: انجمن خدام القرآن خیبر پختونخوا، پشاور

ملنے کا پتہ: مکتبہ خدام القرآن لاہور

K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون (042)35869501-3

ISIS used to be al-Qaeda in Iraq

The Islamic State of Iraq and the Levant (ISIS also called ISIL and DĀiSh in Arabic) used to have a different name: al Qaeda in Iraq.

US troops and allied Sunni militias defeated al Qaeda in Iraq during the post-2006 "surge" — but it didn't destroy them. The US commander in Iraq, General Ray Odierno, described the group in 2010 as down but "fundamentally the same." In 2011, the group rebooted. ISIS successfully freed a number of prisoners held by the Iraqi government and, slowly but surely, began rebuilding their strength.

ISIS and al-Qaeda divorced in February 2014. "Over the years, there have been many signs that the relationship between al Qaeda Central (AQC) and the group's strongest, most unruly franchise was strained," Barack Mendelsohn, a political scientist at Haverford College, writes. Their relationship "had always been more a matter of mutual interests than of shared ideology."

According to Mendelsohn, Syria pushed that relationship to the breaking point. ISIS claimed that it controlled Jabhat al-Nusra, the official al-Qaeda splinter in Syria, and defied orders from al-Qaeda's leader, Ayman al-Zawahiri, to back off. "This was the first time a leader of an al-Qaeda franchise had publicly disobeyed" a movement leader, he says. ISIS also defied repeated orders to kill fewer civilians in Syria, and the tensions led to al-Qaeda disavowing any connection with ISIS in a February communiqué.

Other Factors and Goals of ISIS

<u>Latest updates as of 18th June 2014</u>

1- Today, ISIS and al-Qaeda compete for influence over Islamist groups around the world.
2- Some experts believe ISIS may overtake al-Qaeda as the most influential group in this area globally.
3- ISIS wants to establish a caliphate
4- Their goal since being founded in 2004 has been remarkably consistent: found a hardline Sunni Islamic state.
5- Today, ISIS holds a fair amount of territory in both Iraq and Syria - a mass roughly the size of Belgium.
6- Perhaps the single most important factor in ISIS' recent resurgence is the conflict between Iraqi Shias and Iraqi Sunnis. ISIS fighters themselves are Sunnis, and the tension between the two groups is a powerful recruiting tool for ISIS.
7- The crisis in Syria is one of the most important reasons why ISIS grew capable of mounting such an effective attack on the Iraqi government. The basic reason is that ISIS has a really important base in Syria
8- Unlike some other Islamist groups fighting in Syria, ISIS doesn't depend on foreign aid to survive. In Syria, they've built up something like a mini-state: collecting the equivalent of taxes, selling electricity, and exporting oil to fund its militant activities.
9- The Western powers are now concerned about the control over large areas having oil reserves.
10- ISIS is also being supported by the Kurdish Liberation Front.
11- Many observers believe that the next target for Obama will be ISIS.

خدارا، رمضان ٹرانسمیشن میں سنجیدگی اور متانت کا مظاہرہ کریں!

الیکٹرانک میڈیا کے نام ایک دردمندانہ اپیل

رمضان المبارک نزولِ قرآن کا مہینہ ہے جس میں ربِ کائنات کی لامحدود رحمتیں بارش کی مانند برستی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے بعض ٹیلی ویژن چینلز اپنی ریٹنگ بڑھانے کے لیے رمضان ٹرانسمیشن کے عنوان کے تحت پروگراموں کو دلکش بنانے کی خاطر اس ماہ کے تقدس کو پامال کرتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ ایسے پروگراموں میں جید علمائے کرام اور مستند سکالرز کو بلایا جائے اور ان سے روزے کے مسائل کے ساتھ ساتھ رمضان المبارک اور قرآن حکیم کے فضائل پر گفتگو کی جائے جس سے ناظرین کو اس ماہ کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہو اور وہ ان سے بھرپور طور پر استفادہ کر کے دین و دنیا کی سعادتیں حاصل کر سکیں۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ اس ماہِ مقدس میں بعض ٹی وی چینلز پر دینی پروگرام کے عنوان سے سٹیڈیم نما سٹوڈیوز میں عورتوں اور مردوں کی مخلوط محفلیں سجائی جاتی ہیں۔ انتہائی غیر سنجیدہ انداز میں سوال و جواب ہوتے ہیں۔ صحیح جواب دینے والے ناظرین کی طرف نہایت مضحکہ خیز انداز میں انعامات اچھال کر محفل کو دانستہ طور پر مزاحیہ رنگ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ مرد و زن کے قہقہوں کی بارش ہوتی ہے والہانہ انداز سے تالیاں پیٹی جاتی ہیں —— آیئے غور کریں کہ ہم ثواب کمانے کی بجائے، دینی شعائر کا تمسخر اڑا کر' کہیں عذابِ خداوندی کو دعوت تو نہیں دے رہے!!!

بانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ
امیر: حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ

من جانب: **تنظیمِ اسلامی پاکستان**